مُعطّر مُعطّر

(نعتیہ مجموعۂ کلام)

ستّار وارثی

مدینہ پبلشنگ کمپنی، ایم اے جناح روڈ، کراچی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ مُحمّدٍ وَّعلیٰ آلِ مُحمّدٍ وّبارِک وسلّم

مُعَطّر مُعَطّر

(نعتیہ مجموعۂ کلام)

ستّار وارثی

مدینہ پبلشنگ کمپنی، ایم اے جناح روڈ
کراچی ـــــــ پاکستان

نام کتاب	معطر معطر
مجموعہ کلام	ستار وارثی مرحوم
اشاعت	مارچ ۱۹۸۶ء
تعداد اشاعت	ایک ہزار
کتابت	خالد فاروق
قیمت	۱۶۰ روپے

ناظر پرنٹنگ پریس کراچی

: ناشر :

مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ کراچی

فون:- 726767

دانائے راز

جناب ستار وارثیؒ کی شخصیت صاحبانِ نظر کے لیے کسی رسمی تعارف کی محتاج نہیں، اہلِ سخن کی بزم آرائیوں اور ہنگامہ ہائے خیر و شر سے بے نیاز یہ قلندر صفت اور صاحب حال اور سراپا کمال بزرگ اپنی ایک مقدس اور معتبر دھن میں سرمست اخفائے حال کے باوجود جمالیاتِ محبوب کا عکاس نظر آتا ہے۔

پروفیسر منظور حسین شور نے ستار صاحب کو وحدت الوجود کا شاعر قرار دیتے ہوئے انہیں "اصلِ شہود و شاہد و مشہود" کی تفسیر قرار دیا تو کچھ تعجب کی بات نہیں اکثر صاحبانِ نقد و نظر نے ستار وارثیؒ کے فن کو ان کی "سچی محبت" "قلبی وابستگی" اور "پاکیزہ خیالی" قرار دیا ہے تو حکیم راغب مراد آبادی اور احسان دانش مرحوم کے نزدیک وہ "عشقِ رسولِ اکرمؐ" میں ڈوبے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہر دو صورتوں میں ان کی محبت کے اخلاص اور فن پر عبور نمایاں ہے۔

صوفیاء کے گروہ کا ایک اندر ہی اندر سلگنے والا عاشق جسے ہر حال، محبوب کے جمال اور خیال کی حضوری میسر ہو مگر ظاہر بینوں کو اس کی رمق بھی محسوس نہ ہو، یہ اخفائے حال کا کمال "معطر معطر" کے شاعر جناب ستار وارثی کے ہاں ہر قدم پر ملتا ہے۔

جناب ستار وارثی سلسلہ عالیہ وارثیہ کے جلیل القدر اور صاحب کشف و کرامت بزرگ سیدنا شاہ غفار شاہ وارثیؒ کے فرزند ارجمند تھے، ان کے والد محترم سیدنا سرکار وارثؒ کے سچے عاشق اور فنا فی الشیخ کا منہ بولتا نمونہ تھے اور اپنے لائق و فائق صاحبزادے جناب ستار وارثیؒ کو وہ یہ نعمت ورثہ میں سونپ گئے۔ عشق اور مشک چھپائے نہیں چھپتے، سو یہ اندر جلنے والی آگ تھی جس کی تپش ستار وارثی کے ہر شعر سے نمایاں اور جس کی گرمی ہر نعت شریف سے عیاں ہے۔

بریلی، عاشقانِ رسولؐ کا مرکز ہے۔ نثار وارثی نے ۱۹۲۸ء میں وہیں آنکھ کھولی تعلیم کی ادھوری تکمیل کے بعد کسبِ معاش میں رہے۔ پاکستان آنے کے بعد ان کا شغل کسبِ معاش اور مدحِ سرکارؐ کے سوا کچھ بھی نہ رہا۔ شروع میں ایک عرصے تک اپنا نام استعمال کیے بغیر دوسروں کے نام سے شعر کہتے رہے اور جب چند بزرگوں اور دوستوں کا اصرار بڑھا تو اپنے نام ہی کو تخلص قرار دیا، ان کی پہلی نعتیہ کاوش "آیۂ رحمت" نے فکر و نظر کو چونکا دیا۔ ریڈیو ٹی وی سے لے کر نعت کی ہزارہا محفلیں ان کے کلام سے برمائی گئیں اور زیرِ نظر کتاب بھی ایک نئے تیور اور عشق کی خلش کا خوبصورت نمونہ ہے۔ مرحوم کی بے پناہ خواہش تھی کہ یہ کتاب ان کی زندگی ہی میں منظرِ عام پر آجائے، لیکن "مرضیٔ مولا از ہمہ اولیٰ" آج وہ ہمارے درمیان نہیں لیکن ان کی خوبصورت نعتیں، ان کے والہانہ ذوق و شوق اور اضطرابی کی بہترین عکاسی کرتی ہیں۔

۸ مارچ ۱۹۸۵ء کو اس عاشقِ صادق نے دنیا کے رنگ و بو کو خیر باد کہا لیکن رہتی دنیا تک ان کی یہ ولولہ خیز کتاب ان کی روح کی بالیدگی ذہن کی طہارت اور آقائے دو جہاںؐ سے ان کے "مؤدبِ عشق" کی ترجمانی کرتی رہے گی۔

جناب نثار وارثی اپنے غیر مطبوعہ کلام میں "عرفانِ وارث"، "حرفِ جنوں" اور دیگر مجموعے مرتب حالت میں چھوڑ گئے ہیں جو انشاءاللہ رفتہ رفتہ منظرِ عام پر آتے رہیں گے۔

صدیوں میں ایسے عاشقانِ باصفا پیدا ہوتے ہیں جن کی آنکھ اسمِ سرکارؐ لب پر آتے ہی نم ہو جائے بدن میں لرزش اور اضطراب بڑھ جائے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کے مدارج بلند فرمائے۔

عمرہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات
تا ز بزمِ شوق یک دانائے راز آید بروں

سلیم تابانی۔ اسلام آباد ۶ فروری ۱۹۸۶ء

اللہ رے شادابیٔ گلزارِ محمدؐ

ہر پھول پہ ہے بارشِ انوارِ محمدؐ

۱

مجھ پہ اتنا تو کرم خالقِ اکبر کر دے
اُنؐ کے جلووں سے میرا قلب منوّر کر دے

تاج والے تیرے ادنیٰ سے بھکاری بن جائیں
تو جو چاہے تو گداؤں کو سکندر کر دے

حکم دریا کو جو دیدے تو وہ صحرا بن جاتے
خشک صحرا کو تو دم بھر میں سمندر کر دے

گنگ ہو جائیں بس اِک آن میں سب اہلِ زباں
ایک اُمّی کو جو تو علم کا مصدر کر دے

اے حسیں تو جو اُلٹ دے رُخِ تاباں سے نقاب
سارے عالم کو ابھی بے خود و ششدر کر دے

عشق کا نشہ ہو ایسا کہ مٹا دوں ہستی
ہر نظر کو مئے توحید کا ساغر کر دے

اِلتجا ہے ترے ستارؔ کی تجھ سے یارب
اب میرا عشقِ محمدؐ ہی مقدّر کر دے

۲

اَللہ رے شادابئ گلزارِ محمدؐ
ہر پھول پہ ہے بارشِ انوارِ محمدؐ

قربان کروں گلشنِ جنّت کی بہاریں
مِل جائے اگر سایۂ دیوارِ محمدؐ

دِکھلا دے خدا مجھ کو بھی وہ عارضِ تاباں
دِل میں ہے میرے حسرتِ دیدارِ محمدؐ

سرشار ہوں پی کر مئے توحید کے ساغر
کہتا ہے زمانہ مجھے مئے خوارِ محمدؐ

انسان تو انسان فرشتے بھی اَدب سے
ہیں صبح و مَسا حاضرِ دربارِ محمدؐ

دیدار کے عوض یہاں خود بِکتے ہیں عاشق
دیکھے تو کوئی گرمئ بازارِ محمدؐ

ستّار اُٹھیں جھوم کے رحمت کی گھٹائیں
کھُل جائیں اگر گیسوئے خم دارِ محمدؐ

۳

سراپا تم رحمتِ خدا ہو درود تم پر سلام تم پر
امیں ہو صادق ہو باصفا ہو درود تم پر سلام تم پر

تم ابتدا ہو تم انتہا ہو درود تم پر سلام تم پر
حضور تم شانِ کبریا ہو درود تم پر سلام تم پر

تمہیں دو عالم کا مُدّعا ہو درود تم پر سلام تم پر
حبیبِ حق سیّد الورا ہو درود تم پر سلام تم پر

پیامِ راحت ہو دِل کشا ہو، تمہیں دُعا ہو تمہیں دوا ہو
تمہیں کرم ہو تمہیں عطا ہو درود تم پر سلام تم پر

فروغِ جلوہ ہو حق نما ہو، جمالِ حق کا اِک آئینہ ہو
ہزاروں پردوں میں رونما ہو درود تم پر سلام تم پر

تمہیں تسلّیِ بے نوا ہو تمہیں غریبوں کا آسرا ہو
تمہیں رسولوں کے پیشوا ہو درود تم پر سلام تم پر

قبول یارب میری دُعا ہو درِ نبیؐ پہ جو سر جھکا ہو
تو لب پہ ستّار کے صدا ہو درود تم پر سلام تم پر

۴

دونوں جہاں کے تاجدار صلِّ علیٰ محمدؐ
عکسِ جمالِ کردگار صلِّ علیٰ محمدؐ

آپؐ ہیں وجہِ کُن فکاں آپؐ ہیں رحمتِ زماں
آپؐ ہیں شاہِ ذی وقار صلِّ علیٰ محمدؐ

آپؐ ہیں جانِ عاشقاں آپؐ شفیعِ بے کساں
آپؐ کا حُسن جلوہ بار صلِّ علیٰ محمدؐ

آپؐ ہیں فخرِ مرسلاں آپؐ سکونِ قلب و جاں
آپؐ سے دِل کو ہے قرار صلِّ علیٰ محمدؐ

آپؐ سحابِ نور ہیں آپؐ چراغِ طُور ہیں
آپؐ پہ دو جہاں نثار صلِّ علیٰ محمدؐ

رُوئے صبیح آپؐ کا صُبحِ تجلّیِ ازل
آپ سے ہے خدا کو پیار صلِّ علیٰ محمدؐ

پرتوِ حسنِ کبریا ماہِ تمام ہر نظر
آپؐ کا روئے تابدار صلِّ علیٰ محمدؐ

کتنا بڑا ہے وہ سخی بخشا ہے جس نے آپؐ کو
لُطف کا بحرِ بے کنار صلِّ علیٰ محمدؐ

چشمِ کرم کا واسطہ کیجیے اپنا غم عطا
مَیں ہوں رہینِ انتظار صلِّ علیٰ محمدؐ

جانِ حزیں ہے بیقرار دل پہ نہیں ہے اختیار
کہتا ہوں رو کے بار بار صلِّ علیٰ محمدؐ

مَیں ہوں فقیرِ دلفگار آپؐ ہیں میرے غم گسار
دونوں جہاں کے شہر یار صلِّ علیٰ محمدؐ

۵

اے نورِ ازل اے اوجِ بشر سرکارؐ دو عالم سیّدنا
اے رُوحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارؐ دو عالم سیّدنا

تمؐ حُسنِ خدا کا ہو مظہر روشن ہیں تمھیںؐ سے شمس و قمر
جلوے ہیں تمھارےؐ حدِ نظر سرکارؐ دو عالم سیّدنا

اے شاہدِ بزمِ کون و مکاں اے جانِ جہاں آئینۂ شاہِ زماں
عالم ہے تمھارےؐ زیرِ نگر سرکارؐ دو عالم سیّدنا

اے فیضِ مسلسل موجِ کرم اے ختمِ رُسل اے شمعِ حرم
اے زینتِ شام اے نورِ سحر سرکارؐ دو عالم سیّدنا

ہے تاجِ شفاعت جو سر پر بخشا ہے تمھیںؐ حق نے کوثر
کوئی بھی نہیں تمؐ سے بڑھ کر سرکارؐ دو عالم سیّدنا

ہو لاکھ زمانہ زیر و زبر اب مجھ کو نہیں کچھ خوف خطر
تمؐ سایہ فگن ہو جب مجھ پر سرکارؐ دو عالم سیّدنا

اے مالکِ کل بندہ پرور ہو جائے شبِ فرقت کی سحر
شاکرِ حزیں کی لیجیے خبر سرکارؐ دو عالم سیّدنا

(۶)

فروغِ حسنِ عالم تاب ہے صورت محمدؐ کی
ہے تفسیرِ کتابِ کبریا سیرت محمدؐ کی

جہانِ رنگ و بُو میں ہیں وہ سب سے ارفع و اعلیٰ
مُسلّم ہے خدا کے بعد بس عظمت محمدؐ کی

نہ ہوں جنّ و بشر حُور و مَلک کیوں اُنؐ کے دیوانے
کہ ہے نازِ جہانِ دلبری رحمت محمدؐ کی

اَدب گاہِ ملائک ہے انیسِ اہلِ ایماں ہے
وہ دل جس کے ہر اک ذرّے میں ہے رویت محمدؐ کی

چٹائی اُن کا بستر اینٹ تکیہ گھر میں ہے فاقہ
عجب رشکِ شہنشاہی ہے یہ غربت محمدؐ کی

نظر سے ہٹ گیا پھر خود بخود ہر پردۂ حائل
بنی شانِ فنائے عشق جب اُلفت محمدؐ کی

متاعِ بے بہا ستّارؔ ہے عشقِ شہؐ والا
میرا سرمایۂ عزّ و شرف مدحت محمدؐ کی

(۷)

خُدا کے پیارے وہ کملی والے مکینِ کون و مکاں محمدؐ
یہاں بھی جلوہ فشاں محمدؐ وہاں بھی جلوہ فشاں محمدؐ

نبیِؐ صالح رسولِ اکرم امامِ دوراں وقارِ آدمؑ
جمالِ تاباں وہ نورِ یزداں عیاں محمدؐ نہاں محمدؐ

سراپا رحمت شفیعِ اُمّت پیمبرِ کشورِ رسالت
وہ کنزِ مخفی خطیبِ قرآں خدا کا حُسنِ بیاں محمدؐ

بہارِ تازہ چراغِ زیبا جمالِ دلکش فروغِ جلوہ
جو بے نشاں ہے وہ ذاتِ یکتا تو اُس کا ہر اِک نشاں محمدؐ

وہ رازدارِ فرازِ ہستی جو اُنؐ کی مرضی خدا کی مرضی
ہے مہرباں اُن پہ خود خدا بھی کہ جن پہ ہیں مہرباں محمدؐ

وہ جس نے ہر اک غلامِ در کو جہاں میں وہ شوکتیں عطا کیں
کہ دونوں عالم ہیں محوِ حیرت ہیں ماورائے بیاں محمدؐ

اُنھیںؐ کا لطف و کرم ہے مجھ پر وہی ہیں ستّارِ فیض گستر
ہے نعت گوئی کی شکل میں اب جو میرے وردِ زباں محمدؐ

۸

مجسّم نور کا پیکر سراپا رحمتِ یزداں
وہؐ سب سے خوبصورت خوب سیرت نازشِ دوراں

عجب ہے چشمِ مست اُسکیؐ عجب ہیں گیسوئے پیچاں
لب و رخسار و بینی و دہن سب پارۂ قرآں

نہیں عزّ و شرف میں کوئی بھی ایسا دو عالم میں
کہ وہؐ ہے سیّدِ کونین فخرِ عالمِ امکاں

محمدؐ مُصطفےٰ صلِّ علیٰ ہے نامِ پاک اُسؐ کا
خدا کے بعد سب سے ارفع و اعلیٰ ہے وہ انساں

ادا کیا حق کرے گا کوئی اُسؐ کی نعت گوئی کا
کہ ہر ذرّہ ہے اُسؐ کی خاکِ پا کا نیّرِ تاباں

وہؐ سر گرمِ شفاعت ہوگا جب میدانِ محشر میں
تو اُس کو دیکھتے ہوں گے وہاں حسرت سے سب انساں

ہے میری بندگی عشق ہی ذکرِ جمیل اُسؐ کا
اُسی کی یاد ہے ستّار اب تسکینِ قلب و جاں

۹

نبی کوئی نہیں تمؐ سا حبیبؐ خالقِ اکبر
اِمامُ الانبیاء ہو تمؐ نبوت ختم ہے تمؐ پر

نہ دیکھا چشمِ عالم نے کوئی اور ایسا پیغمبر
سلام اللہ کا آتا ہو عرشِ پاک سے جس پر

دو عالم میں نہیں کوئی تمہارا ثانی و ہمسر
کہ تمؐ ہو نازشِ خوباں تمھیںؐ سلطانِ بحر و بَر

تمہاری ذاتِ اقدس مظہرِ الفقرُ فخری ہے
شہنشاہِ جہاں ہو کر بندھے ہیں پیٹ پہ پتھر

فقیروں کی تو کیا گنتی جو سجدہ ریز رہتے ہیں
سلاطینِ جہاں بھی سر جھکاتے ہیں اِسی دَر پر

اک ایسا بھی مقام آقاؐ تمھاری رہ گزر میں ہے
کہ جلتے ہیں جہاں پہ حضرتِ جبریلؑ کے بھی پَر

سرِ محشر گنہگاروں کی اپنے لاج رکھ لینا
تمھارا ہی سہارا ہے ہمیں اے شافعِ محشر

تمازتِ آفتابِ حشر کی حسرت سے دیکھے گی
قیامت میں کھلیں گے جب تمہارے گیسوئے عنبر

تمہارے عشق میں پی کر جسے سرشار ہو جاؤں
عطا ہو مجھ کو وہ ساغر بس اب تو ساقیٔ کوثر

بگاڑے گی ترا ستارؔ کیا یہ گردشِ دوراں
کہ سرکارِ دو عالمؐ کی ہے جب نظر کرم تجھ پر

۱۰

اللہ اللہ ارفع و اعلیٰ ہے کیا شانِ رسولؐ
خالقِ کون و مکاں ہے خود ثناخوانِ رسولؐ

کون ہے جس پر نہیں عالم میں احسانِ رسولؐ
ہے ازل سے موجزن دریائے فیضانِ رسولؐ

مجمعِ اوصافِ محبوبی ہیں سرکارِ جہاں
جس کو دیکھو وہ ہوا جاتا ہے قربانِ رسولؐ

سیرتِ خیر الوریٰ تفسیر ہے قرآن کی
ہے خدائے پاک کا فرمان فرمانِ رسولؐ

خاک کا بستر غذا جَو اور تکیہ اینٹ کا
یہ متاعِ زیست تھی اور یہ تھا سامانِ رسولؐ

بخش دے اُمت کو میری رحم کر ربِّ کریم
اور کچھ حسرت نہ تھی بس یہ تھا ارمانِ رسولؐ

ہے حضورِ کبریا دن رات میری التجا
کر عطا یا رب مجھے اب نُورِ عرفانِ رسول ؐ

مجھ سا عاصی بھی ہے نازاں اُنکی شانِ عَفو پر
مجھ پہ ہے سایہ فگن ستّار دامانِ رسول ؐ

۱۱

سُلطانِ بے نظیر شہنشاہِ بے مثال
تمؐ تاجدارِ حُسن ہو محبوبِ ذوالجلال

ممکن نہیں کہ ثانی ہو ایسے حسین کا
نورِ خدائے پاک سے جس کا ہوا اتصال

جھکتے ہیں جس کے قدموں پہ اہلِ کمال سب
تمؐ باکمال ایسے ہو اے صاحبِ کمال

ہر جلوۂ حسین تمھارا نظر نواز
تم سے ہی منسلک ہے ہر اک کیف و وجد و حال

رُو و پشت آئینہ ہو تمؐ اے سیّد البشر
کامل تمھارا عشق ہے اور حُسن لازوال

بِن مانگے تمؐ نے بخشا ہے سب کچھ مجھے حضورؐ
دستِ طلب بڑھاؤں نہیں اب میری مجال

رو رو کے یاد کرتا ہے تم کو شہِ اُممؐ
بیمارِ غم تمھارا وہ ستارِ خستہ حال

آئینۂ ذاتِ خدا سیّد محمدؐ مصطفےٰ
اے پیشوائے انبیاء سیّد محمدؐ مصطفےٰ

اے کاشفِ رازِ خودی اے محرمِ سرِّ ازل
اے شافعِ روزِ جزا سیّد محمدؐ مصطفےٰ

اے افتخارِ دو جہاں شمعِ حرم فیض رواں
اے مدعائے کبریا سیّد محمدؐ مصطفےٰ

اے مرکزِ مہر و کرم اے رحمتِ کون و مکاں
اے صاحبِ جود و سخا سیّد محمدؐ مصطفےٰ

اے زینتِ عرشِ بریں اے رونقِ بزمِ جہاں
اے کوہِ فاراں کی صدا سیّد محمدؐ مصطفےٰ

اے نیّرِ نورِ خدا ہے کعبۂ ایماں مرا
آپؐ کا ہر نقشِ پا سیّد محمدؐ مصطفےٰ

قدموں پہ صدقے آپؐ کے سب زندگی کی عظمتیں
اے ساکنِ غارِ حرا سیّد محمدؐ مصطفےٰ

وہ طُور و کعبہ ہو کہ ہوں عرشِ عُلیٰ کی رفعتیں
ہیں آپؐ ہی جلوہ نما سیّد محمدؐ مصطفےٰ

ہو غم زدہ ستّار پر للہ بس اتنا کرم
جلوہ دکھا دیجے ذرا سیّد محمدؐ مصطفےٰ

۱۳

صدائے سازِ بزمِ کُن فکاں ہو یا رسول اللہ
جمالِ خالقِ کون و مکاں ہو یا رسول اللہ

تمہارے نور ہی سے تو منوّر دونوں عالم ہیں
جدھر دیکھو اُدھر جلوہ فشاں ہو یا رسول اللہ

تمہاری نکہتوں سے ہے معطّر گلشنِ ہستی
تمہیں تو تازگیِ گلستاں ہو یا رسول اللہ

چراغِ نورِ حق ہو قبلۂ مقصودِ عالم ہو
فروغِ زینتِ بزمِ جہاں ہو یا رسول اللہ

ضعیفانِ محبت پہ بھی اک نظرِ کرم مولا
کہ تم تسکینِ قلبِ عاشقاں ہو یا رسول اللہ

تمہاری یاد ہی تو ہے میرے ہر درد کا درماں
تمہیں نبضِ تپاں رُوحِ رواں ہو یا رسول اللہ

دلِ ستار کی تسکیں تمہارا ذکر ہے آقا
تمہیں تو دستگیرِ بے کساں ہو یا رسول اللہ

۱۴

اُمّی لقب اور علم کا مصدر صلی اللہ علیہ وسلم
اہلِ سخن ہیں آج بھی ششدر صلی اللہ علیہ وسلم

شعلۂ زیبا نُور کا پیکر کون و مکاں ہیں جس سے منوّر
حُسنِ خدائے پاک کا مظہر صلی اللہ علیہ وسلم

صدرِ زمانہ سرورِ عالم ہادیٔ دوراں عظمتِ آدم
وارثِ اُمّت مالکِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

مونس و ہمدم ناصر و یاور شافع محشر بندہ پرور
شیدا ہے اُس پر خالقِ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم

فضل و شرف میں سب سے محکم دونوں جہاں کا محسنِ اعظم
اکرم و اکمل طاہر و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم

حاصلِ ایماں اس کی محبت اُس کا تصور عین عبادت
شانِ نبوّت ختم ہے اُس پر صلی اللہ علیہ وسلم

اُس کا کرم ہے سایہ گستر ہے جو سکونِ قلب میسّر
جاری ہے پیہم میری زباں پر صلی اللہ علیہ وسلم

تاجِ شفاعت سر پہ سجا ہے ساری خدائی اُس پہ فدا ہے
اُس کا یہ رُتبہ اللہ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم

حسرتِ دل ہو کاش یہ پوری آئے قضا تو آئے جو میری
سجدہ کناں ہوں اُس کے در پر صلی اللہ علیہ وسلم

۱۵

خدا کے گھر سے طیبہ میں یہ کون عالی مقام آیا
کہ ہر سُو شور ہے برپا وہ نبیوں کا امام آیا

مدینے میں وہ اس انداز سے مستِ خرام آیا
کہ اُس کے پائے اقدس چومنے ہر خاص و عام آیا

زمانہ جگمگا اُٹھا عجب اِک روشنی پھیلی
نبوّت کے تاروں میں وہ جب ماہِ تمام آیا

کوئی کیا مرتبہ سمجھے گا اُس کی ذاتِ اقدس کا
کہ عرشِ پاک سے اللہ کا جس پر سلام آیا

اُسی کی جنبشِ ابرو سے ہر مشکل ہوئی آساں
حیاتِ عشق میں جب بھی کوئی نازک مقام آیا

جو دل اُس کی محبّت سے ہوا خالی تو پھر اُس کے
عبادت کوئی کام آئی نہ کچھ تقویٰ ہی کام آیا

پئے تعظیم نظریں جھک گئیں صلِّ علیٰ کہہ کر
زباں پہ جب کبھی ستّار میری اُن کا نام آیا

۱۶

سراپا میم کے پردے میں جب دیکھا محمدؐ کا
خدا خود دیکھتے ہی ہو گیا شیدا محمدؐ کا

نہ کیوں رُتبہ ہو پھر اعلیٰ سے بھی اعلیٰ محمدؐ کا
جمالِ کبریا ہے جب قدِ بالا محمدؐ کا

کواکب کہکشاں شمس و قمر عرش بریں جنّت
جہاں دیکھو نظر آتا ہے نقشِ پا محمدؐ کا

خدائی اُس کے قدموں پہ جھکی دیکھا ہے دُنیا نے
کہ ہے شاہِ جہاں ہر چاہنے والا محمدؐ کا

اُنہیں کی تو رضا ہے در حقیقت مرضیٔ مولا
وہی منشا خدا کا ہے جو ہے منشا محمدؐ کا

تصدّق جان و دل کر دوں میں اُنکے روئے انور پر
دکھا دے اے خدا مجھ کو رُخِ زیبا محمدؐ کا

سلاطینِ جہاں کو بھی نہیں لاتا ہے خاطر میں
وہی ستارؔ دیوانہ جو ہے منگتا محمدؐ کا

۱۷

فلک پر ہر طرف اِک شور ہے اللہ اکبر کا
گزر عرشِ بریں پہ آج ہے محبوب داور کا

ہیں مہر و ماہ و انجم سب انھیں کے نور سے روشن
اُجالا دونوں عالم میں ہے اُنؐ کے روئے انور کا

ثنا خواں خالقِ کونین ہو قرآں میں جس کا
کوئی کیا مرتبہ سمجھے گا اُس ذیشان سرور کا

انھیں کو یاد کرنا آہ بھرنا اور رو لینا
شبِ غم میں یہی اِک مشغلہ ہے قلب مضطر کا

نوازا فقر کی دولت سے جو سرکارؐ نے مجھ کو
یہ صدقہ ہے علیؑ و فاطمہؑ شبیرؑ و شبرؑ کا

میں عاصی ہوں مگر نازاں ہوں اپنی خوش نصیبی پر
میرے ہاتھوں میں دامن ہے شفیعِ روزِ محشر کا

کرم فرما ہیں وہ ستار تو مجھ کو کمی کیا ہے
زہے قسمت میں سائل ہوں رسولِ پاکؐ کے دَر کا

۱۸

تابشِ زُلفِ شب حُسنِ نورِ سحر بزمِ افلاک کے آپؐ مسند نشیں !
اے حسینِ ازل آپؐکی ذات پر ہوں تصدق دو عالم کے سب مہ جبیں

آپؐ محبوبِ عالم حبیبِ خدا کوئی نبیوں میں ہمسر نہیں آپؐ کا
آپکو حق نے بخشا ہے یہ مرتبہ آپؐکے در کے دربان ہیں روح الامیںؑ

کشورِ فقر کے آپؐ سلطان ہیں آپؐ کا کوئی دُنیا میں ثانی نہیں
ہیں سلاطینِ عالم گدا آپؐ کے اے حریمِ محبت کے خلوت نشیں

سعیِ پیہم نہ آخر گئی رائیگاں یونہی بڑھتا رہا آپؐ کا کارواں
آئی قدموں میں خود منزلِ جاوداں افضل الانبیا سید المرسلیں

وہی تسّارِ خستہ فقیر آپؐ کا لذّتِ عشق سے پہلے واقف نہ تھا
ہو گیا رفتہ رفتہ وہ درد آشنا آپؐ نے جب سے بخشا شعور و یقیں

۱۹

آفتابِ عرب ماہتابِ عجم نورِ ربّ العُلیٰ یا نبیؐ یا نبیؐ
فخرِ کون و مکاں نازشِ مہ وشاں سرورِ انبیاء یا نبیؐ یا نبیؐ

مالکِ بحر و بر شاہِ جن و بشر خوش بیاں خوش ادا خوش خبر خوش نظر
جس طرف دیکھئے بزمِ عالم میں ہیں آپؐ طلعت نُما یا نبیؐ یا نبیؐ

جلوۂ شام بھی صبحِ اُمید بھی ہم غریبوں کی ہیں آپؐ ہی عید بھی
آپؐ مطلوبِ ربّ آپؐ محبوبِ حق آپؐ لُطفِ خدا یا نبیؐ یا نبیؐ

حامیٔ بے کساں رحمتِ عالمیں شافعِ عاصیاں اور کوئی نہیں
آپؐ سر تا قدم مہر و لطف و کرم آپؐ عقدہ کشا یا نبیؐ یا نبیؐ

ایک حسرت یہی ہے حبیبِ خدا آئے ستارؔ بیکس کی جس دم قضا
ہو نظر میں جمالِ حسیں آپؐ کا اور لبوں پہ صدا یا نبیؐ یا نبیؐ

۲۰

عرش کے تاجور رشکِ نورِ سحر وجہ تخلیقِ کون و مکاں آپ ہیں
دستگیرِ جہاں راحتِ قلب و جاں بزمِ عالم کی رُوحِ رواں آپ ہیں

اے نمودِ کمالاتِ خُلقِ عظیم اے علیم و کریم اے رؤف و رحیم
شرحِ قرآں رازِ الف لام میم علم کا قلزمِ بے کراں آپ ہیں

کشورِ حُسن کے آپ فرمانروا آپ ہیں عزت و شانِ اہلِ وفا
آفتابِ ازل جلوۂ کبریا دونوں عالم میں جلوہ فشاں آپ ہیں

اے معین و مددگار اے دل نشیں بخش دیجے ہمیں بھی شعورِ یقیں
ہم غریبوں کا دنیا میں کوئی نہیں اِک فقط حامیٔ بیکساں آپ ہیں

ہے دوا اور دُعا اُس کی سب بے اثر وہ مسیحائے عالم ہو یا چارہ گر
اپنے ستّار کا شاہِ والا گہر جب مداوائے دردِ نہاں آپ ہیں

۲۱

نہ ہے فکرِ ظلمتِ شامِ غم نہ رُخِ سحر کی تلاش ہے
جو حسیں خدا کا حبیب ہے مجھے اُس کے در کی تلاش ہے

نہ شعورِ فن کی ہے آرزو نہ کسی ہُنر کی تلاش ہے
جو قبولِ درگہ ناز ہو مجھے اُس اثر کی تلاش ہے

میری دسترس سے جو دُور ہے جو سراپا آیۂ نور ہے
وہ جو خود تجلیٔ طور ہے مجھے اِس بشر کی تلاش ہے

سرِ بام جلوہ دکھا دیا مجھے مست و بے خود بنا دیا
کہ خدا سے جس نے ملا دیا اُسی خوش نظر کی تلاش ہے

تھا جو فرش و عرش کا فاصلہ وہ پلک جھپکنے ہی طے ہوا
ہے جہاں جہاں بھی وہ نقشِ پا اُسی رہ گزر کی تلاش ہے

میری آنکھ ہر دم ہے اشکبار دِلِ مضطرب کو نہیں قرار
جو ہے کائنات کا غم گُسار اُسی چارہ گر کی تلاش ہے

تیرے باغِ حُسن میں کس طرح میں قفس سے پہنچوں تو ہی بتا
ہو کرم بس اب شہِ دو سرا مجھے بال و پَر کی تلاش ہے

نظارہ کر رہا تھا میں اَدب سے سنگِ اسود کا
نظر میں تھا میری خالِ رُخِ زیبا محمدؐ کا

وہ ہیں سر تا قدم تصویرِ حُسنِ باریٔ تعالیٰ
فقط اک میم پردہ ہے اَحد کا اور احمدؐ کا

خدا عاشق ہے اُن کا اور وہ مشتاق خالق کے
عجب سرِ نہاں ہے عشق کے اِس ربطِ بے حد کا

ہوئے کعبہ میں بُت لرزاں گرے کسریٰ کے کنگورے
تہلکہ مچ گیا روئے زمیں پر اُنؐ کی آمد کا

محیطِ شوق ہیں عاشق جو صحرائے محبّت میں
پتہ ملتا نہیں اب عشقِ احمد کی کسی حد کا

خدا مجھ کو کسی صورت مدینے میں جو پہنچا دے
کروں جی بھر کے پھر میں بھی نظّارا سبز گنبد کا

غلامِ در ہے تو کس کا کوئی ستارؔ جب پوچھے
تو کہہ دیجے محمدؐ کا محمدؐ کا محمدؐ کا

۲۳

تاجدارِ جہاں فخرِ کون و مکاں مظہرِ کبریا تمؐ پہ لاکھوں سلام
وارثِ دو جہاں سرورِ مرسلاں اشرف الانبیاء تمؐ پہ لاکھوں سلام

اے فروغِ سحر معدنِ فیضِ عام اے چراغِ شبِ تار حُسنِ تمام
اے مجسّم وفا زینتِ صبح و شام اے حبیبِ خدا تمؐ پہ لاکھوں سلام

اے بہارِ دو عالم مرادِ جہاں مالکِ بحر و بر نازشِ لامکاں
محسن و مہرباں راحتِ عاشقاں حق نظر حق نوا تمؐ پہ لاکھوں سلام

تمؐ ہو مقصودِ حق جانِ لطف و عطا رہبرِ جادۂ ملکِ راہِ بقا
دستگیرِ جہاں شافعِ عاصیاں خلق کے رہنما تمؐ پہ لاکھوں سلام

کون ہے دونوں عالم میں تم سا کا تم نے بخشا اسے دل سکوں آشنا
صدرِ بزمِ جہاں ختمِ پیغمبراں سیّد مصطفےٰ تمؐ پہ لاکھوں سلام

رُوئے انور والضّحیٰ والّیل زُلفِ عنبریں
پَرتوِ حُسنِ خدا سر تا قدم نورِ مُبیں

ہُوبہُو تنویرِ حق وہ جس کا سایہ تک نہیں
چشمِ عالم نے نہ دیکھا آج تک ایسا حَسیں

مَطلعِ صبحِ سعادت رونقِ بزمِ ازل
رشکِ فردوسِ بریں ہے اُسکے کوچے کی زمیں

اللہ اللہ اُس کا یہ فضل و شرف یہ مرتبہ
ہیں درِ اقدس کے درباں جس کے جبریلؑ امیں

انبساطِ عاشقی و وعدۂ لُطف و کرم
کشورِ کُن کا وہ سلطان شاہِ افلاک و زمیں

ہے فراز و پست سب اُس سے ہی تو بختِ بلند
ساکنِ غارِ حرا وہ عرشِ اعظم کا مکیں

کیوں نہ ہو سرشار پھر وہ کیف آور دلِ کُشا
ہے مئے وحدت سے جب مخمور چشمِ سرمگیں

۲۵

حُسنِ فروزاں نُور کا پیکر اللہ اکبر اللہ اکبر
سارا جہاں ہے جس سے منوّر اللہ اکبر اللہ اکبر

جلوۂ قدرت چشمۂ رحمت جانِ غریباں مالکِ جنّت
قاسمِ کوثر شافعِ محشر اللہ اکبر اللہ اکبر

سیرتِ قرآں پرتوِ یزداں کعبۂ عرفاں قبلۂ ایماں
علمِ خدا کا منبع و مصدر اللہ اکبر اللہ اکبر

فیضِ جمالِ ماہِ نبوت نازشِ عالم فخرِ رسالت
نبیوں کا سرور خلق کا رہبر اللہ اکبر اللہ اکبر

سیّدِ دوراں شاہِ مدینہ مشک سے بہتر جس کا پسینہ
فیض و کرم میں سب سے بڑھ کر اللہ اکبر اللہ اکبر

شانِ تبسم رشکِ گلستاں موجِ تکلّم نکہتِ قرآں
فکر و نظر آئینۂ داور اللہ اکبر اللہ اکبر

نعتِ نبیؐ اور میری زباں پر اُنکا کرم تا رہے مجھ پر
اللہ اکبر - اللہ اکبر - اللہ اکبر

۲۶

مہ و خورشید و انجم کو عطا کی روشنی تمؐ نے
منوّر کر دیا سارے جہاں کو یا نبیؐ تمؐ نے

بُجھا کر کفر کی شمع مٹا کر زورِ باطل کو
ہر اک انسان کو بخشا شعورِ زندگی تمؐ نے

خجالت سے جُھکے جاتے ہیں سر دنیا میں شاہوں کے
غلاموں کو سکھائے وہ رموزِ سروری تمؐ نے

خلوصِ دل سے سجدہ با ادب اللہ کو کرنا
زمانے کو بتایا ہے یہ طرزِ بندگی تمؐ نے

جہاں میں توڑ کر پندارِ شاہی اور امیری کا
غریبوں بے نواؤں کو عطا کی ہمسری تمؐ نے

کسی بھی مرحلے میں زندگی کے شافعِ محشر
بُھلایا ہے نہ دل سے اپنی اُمّت کو کبھی تمؐ نے

تمھارا لطف ہے سایہ فگن ستّارۂ عاصی پر
کہ اس بربادِ اُلفت کو عطا کی آگہی تمؐ نے

۲۷

مشکل ہے غمِ عشق میں بیمار کا جینا
اب جلوہ دکھا دیجیے سرکارِ مدینہ

حسرت ہے یہی تاجورِ مُلکِ رسالت
ہو آپؐ کے جلووں سے منوّر میرا سینہ

ہے آپؐ کی سرکار ادب گاہِ ملائک
مجھ کو بھی سکھا دیجیے اُلفت کا قرینہ

اِس میں جو اُتر آئے کبھی عکس تمھارا
آئینۂ انوار بنے دل کا نگینہ!

زیبائی قرآنِ مُبیں آپؐ کی سیرت
اور لطف و کرم آپؐ کا رحمت کا خزینہ

مجھ پر بھی کرم کشتیٔ اُمّت کے کھوِیّا
ہے بحرِ معاصی میں پھنسا میرا سفینہ

قرباں نہ ہوں کیوں گلشنِ جنّت کی بہاریں
ہے مشک سے بہتر مِرے آقاؐ کا پسینہ

اے خلد بجا ہے کہ تو افلاک نشیں ہے
سرکارؐ کے قدموں میں ہے لیکن تیرا زینہ

ہوں لاکھوں درود اور سلام آپؐ پہ مولا
ہے اب شبِ فرقت میں یہی وردِ شبینہ

ستّارؔ حزیں بس مئے توحید کا اِک جام
مئے خانۂ سرکارِ دو عالم سے ہے پینا

۲۸

گلستانِ محبّت کی بہارِ جاوداں تمؐ ہو
سراپا رحمتِ پروردگارِ دو جہاں تمؐ ہو

حَسینوں میں حَسیں ایسے کہ نازِ مَہ وشاں تمؐ ہو
رسولوں میں حبیبِ خالقِ کون و مکاں تمؐ ہو

خدا شاہد تمھیںؐ تو ہو سبب تخلیقِ عالم کا
کہ اے سلطانِ خوباں رازدارِ کُن فکاں تمؐ ہو

حریمِ عرش میں دیکھا ہے تمؐ کو محوِ آئینہ
جہاں میں جلوہ گر ہو کر بھی اِک رازِ نہاں تمؐ ہو

تمھیںؐ سے باغِ عالم میں ہے رونق یارسول اللہ
ازل سے گلشنِ ہستی میں بس نکہت فشاں تمؐ ہو

چمن میں غنچہ و گُل چرخ پہ مہر و مَہ و اختر
تمھیںؐ سے سب منوّر ہیں کہ اِن میں ضَوفشاں تم ہو

ملائک کیا بشر جن و پری نازاں ہیں سب تم پر
خوشا اے ہادیؐ اکبر شفیع انس و جاں تم ہو

فقیرِ وارثی ستارؔ بھی ہے طالبِ رحمت
رفیقِ حق تعالیٰ ہمدمِ خستہ دِلاں تم ہو

۲۹

بہارِ صبح ازل ہے جمالِ رُوئے رسولؐ
جسے بھی دیکھئے ہے محوِ آرزوئے رسولؐ

عروجِ فکر و نظر شرحِ گفتگوئے رسولؐ
کمالِ لطف و عطا ہے کمال خوئے رسولؐ

ہر ایک ذرّۂ دل میں ہے ان کا عکسِ جمیل
نگاہِ شوق کو پھر بھی ہے آرزوئے رسولؐ

ہے اُنؐ کا حسنِ تبسّم چمن میں عطر فشاں
ہر ایک غنچہ و گل میں بسی ہے بُوئے رسولؐ

ملی ہے مجھ کو عجب لذّتِ سجود و قیام
زہے نصیب کہ کعبہ ہے میرا کوئے رسولؐ

میرے حضورؐ سے میرا سلام کہہ دینا
نسیمِ صبح گزر ہو جو تیرا سوئے رسولؐ

خدا مدینے میں ستّارؔ مجھ کو پہنچا دے
تو نعتِ پاک پڑھوں جا کے روبروئے رسولؐ

۳۰

جمالِ روئے تاباں سے منور میرا سینہ ہے
میرے دل میں محمدؐ ہیں تصور میں مدینہ ہے

جدھر دیکھو اُدھر ہیں سیّدؐ لولاک کے جلوے
فضائے سبز گنبد کیا ہے رشکِ طور سینا ہے

یہاں آرام فرما ہیں حبیبِ خالقِ اکبر
کہ یہ شہر مدینہ رحمتوں کا اک خزینہ ہے

گلی کوچے مدینے کے بسے ہیں اُنؐ کی خوشبو سے
گلاب و مشک سے بہتر محمدؐ کا پسینہ ہے

قریبِ عرش رہتے ہیں جو اُن پہ مٹتے جاتے ہیں
کہ بامِ عرش کا عشقِ محمدؐ ہی تو زینہ ہے

اندھیری رات ہے موجِ بلا ہے میں اکیلا ہوں
مدد فرمایئے آقاؐ تلاطم میں سفینہ ہے

بُلاتے ہیں نہ آتے ہیں نہ لیتے ہیں خبر میری
مریضِ عشق کا ستارؔ یہ بھی کوئی جینا ہے

۳۱

عرشِ اعظم سے یہ خالق کا پیام آتا ہے
آج دُنیا میں رسولوں کا امام آتا ہے

اور بھی آئے نبی چمکے ستارے بن کر
لو مبارک ہو کہ اب ماہِ تمام آتا ہے

پہنچے جنّت میں جو سرکارؐ تو حوروں نے کہا
اللہ اللہ یہ کون عالی مقام آتا ہے

مرحلہ کوئی بھی ہو اُنؐ کی عنایت کے سوا
کوئی ایسا نہیں مشکل میں جو کام آتا ہے

اُنؐ کی سرکار میں سلطانِ جہاں ہو کہ گدا
جو بھی آتا ہے یہاں بن کے غلام آتا ہے

حرم پاک ہو یا ہو درِ محبوبِ خُدا
سر جھکا دیتا ہوں جب ایسا مقام آتا ہے

ہونٹ مل جاتے ہیں آپس میں ادب سے تبّارؔ
جب محمدؐ کا زباں پہ میری نام آتا ہے

۳۲

وارثِ دو جہاں سلامٌ علیک
فخرِ کون و مکاں سلامٌ علیک

رحمتِ بیکراں سلامٌ علیک
نازشِ مہ وشاں سلامٌ علیک

سیدالانبیاء شفیع الوراء
چارۂ بے کساں سلامٌ علیک

ارتقائے بشر نگارِ ازل
باعثِ کُن فکاں سلامٌ علیک

رُوحِ کونین قبلۂ عالم
منزلِ عارفاں سلامٌ علیک

راحتِ قلب و جاں سکونِ نظر
کعبۂ عاشقاں سلامٌ علیک

غنچہ و گل میں ہے تمہارا جمال
رشکِ صد گلستاں سلامٌ علیک

چاند تارے ہی کیا ۔ فدا تمؐ پر
نیّر و کہکشاں سلامؐ علیک

دستگیرِ جہاں تمہاراؐ کرم
اے شہِ انس و جاں سلامؐ علیک

ہم غریبوں کے ہے یہ وردِ زباں
مشفق و مہرباں سلامؐ علیک

ہے یہ ستّار وارثی آقاؐ
آپؐ کا مدح خواں سلامؐ علیک

جمالِ کبریا کا آئینہ ہیں
محمدؐ مہ جبیں ہیں مہ لقا ہیں

محمدؐ مظہرِ شانِ خدا ہیں
محمدؐ حق نگہ ہیں حق نُما ہیں

محمدؐ کاشفِ ارض و سما ہیں
محمدؐ رحمتِ ہر دو سرا ہیں

محمدؐ ساجدِ ربّ العُلیٰ ہیں
محمدؐ عابدِ غارِ حرا ہیں

محمدؐ دافعِ درد و بلا ہیں
محمدؐ بے کسوں کا آسرا ہیں

محمدؐ ہی بنائے لَا اِلٰہ ہیں
محمدؐ ہی تو فاراں کی صدا ہیں

محمدؐ باعثِ تخلیقِ عالم!
محمدؐ ابتدا ہیں انتہا ہیں

محمدؐ مقصدِ دُنیا و عُقبیٰ
محمدؐ ہی تو سب کا مُدّعا ہیں

محمدؐ ہیں خطا بخش و خطا پوش
محمدؐ شافعِ روزِ جزا ہیں

محمدؐ کا یہ رُتبہ اللہ اللہ
محمدؐ صدرِ بزمِ انبیاء ہیں

سکون بخش نظر ہیں اُنؐ کے جلوے
محمدؐ اِک متاعِ بے بہا ہیں

ہے اُنؐ کی زُلفِ عنبر شرحِ وَالّیل
محمدؐ معنیٔ شمس الضحیٰ ہیں ،

فدا اُنؐ پر ہوں مہر و ماہ و انجم
محمدؐ ہی تو مطلوبِ خدا ہیں

ہر اِک منگتا کا بھر دیتے ہیں دامن
محمدؐ صاحبِ جُود و سخا ہیں

جسے دیکھو ہے اُنؐ کا مست و شیدا
محمدؐ منبعٔ لطف و عطا ہیں

محمدؐ حسرتوں کا میری حاصل
محمدؐ ہی میرے مشکل کُشا ہیں

ہے طالب اُن کی خود ستار جنت
کہ جو بھی عاشقِ خیر الوریٰ ہیں

عرشِ بریں سے نورِ خدا جلوہ بار ہے
ہر شے جمال یار کی آئینہ دار ہے
آرائشِ چمن سے فضا مشکبار ہے
جس سمت دیکھو صلِّ علیٰ کی پکار ہے

آج آمد حضورؐ ہے۔ جشن بہار ہے

آمد ہے اُنؐ کی جن کا تھا نبیوں کو انتظار
آمد ہے اُنؐ کی جو ہیں رسولوں میں ذی وقار
آمد ہے اُنؐ کی جو ہیں دو عالم کے تاجدار
آمد ہے اُن کی جن کے کرم کا نہیں شمار

وہؐ آرہے ہیں جن سے خدا کو بھی پیار ہے

ہر چشمِ تر سے اُنؐ کی محبّت ہے آشکار
دیدار کی خوشی میں ہر اک دل ہے بیقرار
اُنؐ کے رُخ حسیں پہ دل و جان سب نثار
بخشا خدا نے اُن کو دو عالم کا اختیار

اُن کا وجود رحمتِ پروردگار ہے

وہ بادشاہِ حُسن ہیں وہ سیّد البشر
منت گزار اُن کے سلاطین و تاجور
لاکھوں درود اور سلام اُن کی ذات پر
ستّار مجھ کو کہتے ہیں اُنؐ کا گدائے در
میرا نصیب باعثِ صد افتخار ہے

۳۵

ستوں کا آپؐ کے ہے عجب مطمعِ نظر
کرتے ہیں سجدہ آپؐ کی چوکھٹ کو چوم کر

یہ بارگاہِ حسن عدیم المثال ہے
روح الامینؑ جھکاتے ہیں اس آستاں پہ سر

عاشق خدا ہے خود بھی تمہارے جمال پر
ثانی نہیں تمہارا کوئی شاہِ بحر و بر

دیکھو جسے ہے طالبِ دیدار آپؐ کا
لاکھوں سلام آپؐ پہ یا سیّد البشرؐ

نبیوں کے پیشوا ہو خدا کے حبیب ہو
تمؐ سا ہوا نہ ہوگا کہیں کوئی خوب تر

تمؐ رونقِ ازل ہو تمہیںؐ حسنِ کائنات
تمؐ سے ہے فیضیاب ہر آئینۂ نظر

ستار وارثی ہے یہی میری بندگی
نعتِ رسولؐ پاک ہے میری زبان پر

جو کیفِ سرمدی ہے تمہاری نگاہ میں
وہی نشہ ہے جامِ مئے لَا اِلٰہ ۔ میں

ملتا ہے اِک سکون جھکا کر سرِ نیاز
ہے نقشِ پا تمہارا ہر اِک سجدہ گاہ میں

مہکی ہوئی تمھیں سے ہے دنیائے رنگ و بُو
جلوے تمہارے حسن کے ہیں مہر و ماہ میں

روشن ہیں تم سے دیوہ و بغداد اور نجف
جلوہ فگن ہو تم ہی تو ہر خانقاہ میں

آیا نظر جو حضرتِ موسیٰؑ کو طُور پر
وہ نُور ہم نے دیکھا تمہاری نگاہ میں

شاید قریبِ منزلِ عرشِ عُلیٰ ملے
گم ہو گیا ہے جو بھی مدینے کی راہ میں

محوِ طواف رہتے ہیں قدسی جہاں مُدام
سجدہ کناں ہوں میں بھی اُسی بارگاہ میں

دنیا کی اُس کو فکر نہ محشر کا کوئی غم
جو آگیا حضورؐ تمھاری پناہ میں

ستارؔ اُنؐ کی یاد ہی دم ساز بن گئی
اُنؐ کو پکارا میں نے جو حالِ تباہ میں

۳۷

تم نے چمکا دیا قسمت کا ستارا آقا
سارا عالم مجھے کہتا ہے تمھارا آقا

مل گیا جب سے غمِ عشق تمھارا آقا
ہوگیا میرا ہر اک غم سے کنارا آقا

مجھ سے بیگانہ جو ہوتا ہے زمانہ ہو جائے
آپ کے عشق میں ہے یہ بھی گوارا آقا

مَیں ہوں محتاجِ کرم آپ کا اے شاہِ اُمَم
آپ کی بھیک پہ ہے میرا گزارا آقا

آپ کو جب کسی مشکل میں پکارا میں نے
آپ نے بڑھ کے دیا مجھ کو سہارا آقا

مہرباں ہو کے مدینے میں بُلا لو مجھ کو
سبز گنبد کا کروں میں نظارا آقا

نازؔ جتنا بھی نہ ہو کم ہے مجھے قسمت پر
لُطف فرما ہے جو ستّار وہ پیارا آقا

سارے نبیوں کا وہی سردار ہے
نام جس کا احمدِ مختار ہے

وہ ہے محرم عالمِ اسرار کا
خالقِ اکبر کو اُس سے پیار ہے

ہے لقب اُس کا شفیع المذنبیں
اُمّتِ عاصی کا وہ غم خوار ہے

آنِ واحد میں وہ پہنچا عرش پر
مرحبا کیا تیزیٔ رفتار ہے

نور چھَن چھَن کر نظر آتا ہے صاف
وہ ہی ہر پردے میں پردہ دار ہے

اُس پہ قرباں عالمِ فرزانگی
اُس کا دیوانہ بھی کیا ہشیار ہے

ڈھونڈ لیتی ہے اُسے راہِ وفا
عشق میں جو خوگرِ آزار ہے

دل جو اُس کی یاد سے مُضطر نہیں
گریۂ پیہم بھی پھر بے کار ہے

اپنے قدموں میں بُلا لیجے حضورؐ
مضطرب اَب آپؐ کا بیمار ہے

۳۹

ابرِ کرم ہو رحمتِ پروردگار ہو
اللہ کے حبیب شہِ ذی وقار ہو

لوحِ جبینِ عرش پہ تمؐ جلوہ بار ہو
دونوں جہاں میں باعثِ صد افتخار ہو

تعظیم کو تمہاری خمیدہ ہے ہر شجر
تمؐ گلشنِ جہاں میں نشانِ بہار ہو

عاشق خدا پہ ہوتے ہیں سب تمؐ کو دیکھ کر
حُسنِ خدا کے تمؐ ہی تو آئینہ دار ہو

تمؐ سے حضور ہوتا ہے ہر ایک فیض یاب
عاصی ہو یا کہ عابدِ شب زندہ دار ہو

دل سے ہے شرمسار تو محروم پھر نہیں
تمؐ سے جو کوئی عفو کا اُمیدوار ہو

ہر سجدہ ہو گا پھر تیرا مقبولِ بارگاہ
ستارؔ پہلے اُنؐ کا تو طاعت گزار ہو

(۴۰)

جو کوئی عشقِ محمّدؐ میں فنا ہو جائے
عین ممکن ہے وہ محبوب خدا کا ہو جائے

سب مظاہر میں نظر آئیں اُنھیںؐ کے جلوے
جذبِ کامل جو تیرا شوقِ سراپا ہو جائے

ہر خوشی کر دے جو اُسؐ جانِ تمنا پہ نثار
بخدا قیدِ تعیّن سے رہا ہو جائے

مرحبا صلِّ علیٰ غارِ حِرا کا ذاکر
عرش پہ جا کے وہؐ مہمان خدا کا ہو جائے

لے لیا دامنِ رحمت میں اُنھوںؐ نے جس کو
نہیں ممکن کہ وہ قدموں سے جُدا ہو جائے

اپنے روضے سے جو سرکارؐ دکھا دیں جلوہ
درِ اقدس پہ ابھی حشر بپا ہو جائے

دم نکل جائے میرا آپؐ کے قدموں پہ اگر
زندگی بھر کا میری قرض ادا ہو جائے

چشمِ حسرت سے کسی غیر کو دیکھوں کیوں کر
آپؐ کا غم جو میرا عقدہ کشا ہو جائے

زندگی بھر کی عبادت سے سوا ہے ستار
ایک سجدہ بھی جو اس در پہ ادا ہو جائے

۴۱

ہر طرف آپؐ کا عکسِ رُخِ زیبائی ہے
آپؐ ہی سے مہ و انجم نے ضیا پائی ہے

آپؐ سے پہلے تھا ہر سمت خزاں کا عالم
آپؐ آئے تو گلستاں میں بہار آئی ہے

آپؐ کے حُسنِ تبسّم کی نمایاں ہے جھلک
مسکراتے ہوئے غنچوں میں جو رعنائی ہے

آپؐ کے نُور سے پیدا ہوئے دونوں عالم
آپؐ کے جلووں کی سب انجمن آرائی ہے

آپؐ کی دید ہے دیدارِ خداوند کریم
آپؐ کے حُسن میں اِک شعلۂ یکتائی ہے

آہ و نالہ ہے نہ فریاد و فغاں ہے آقاؐ
آپؐ کی یاد ہے اور گوشۂ تنہائی ہے

مُجھ سے بے علم کو بخشا جو یہ اندازِ سخن
اپنے تتارؔ کی کیا حوصلہ افزائی ہے

وہ بد نصیب زمانے میں شاد کام نہیں
رسولؐ پاک کا جس دل میں احترام نہیں

قبول حق ہو وہ ممکن نہیں خدا کی قسم
نمازِ عشق وہ جس میں تمھارا نام نہیں

کلامِ خالقِ اکبر ہے جب کلامِ حضورؐ
تو اِس کلام سے بڑھ کر کوئی کلام نہیں

فرازِ عشق پہ تیرا مقام ہے آقاؐ
کہ اس مقام سے اونچا کوئی مقام نہیں

میرے تصورِ رنگیں میں تو ہے جلوہ فگن
خدا کا شکر میرا جذب نا تمام نہیں

ترے مریض کو مل جائے شربت دیدار
تو پھر کسی بھی مسیحا نفس کا کام نہیں

گنہ گار ہے ستار پھر بھی اے مولا
تری عطاؤں سے محروم یہ غلام نہیں

حق و باطل کا کسی دن فیصلہ ہونا ہی تھا
بزمِ عالم میں تمھیں جلوہ نما ہونا ہی تھا

تاجِ محبوبی تمھیں حق سے عطا ہونا ہی تھا
اِس طرح آئینۂ شانِ خدا ہونا ہی تھا

کھنچ کے قدموں میں نہ آتی پھر خدائی کیوں حضور
جب درِ اقدس پہ اِک محشر بپا ہونا ہی تھا

رحمتِ کونین تم ہیں خوار و خستہ بے وطن
تم کو مجھ پہ مائلِ لطف و عطا ہونا ہی تھا

تم ہو سلطانِ دو عالم میں فقیرِ رہ نشیں
بس تمھاری بھیک سے میرا بھلا ہونا ہی تھا

اب کوئی کرتا رہے تنقید سجدوں پر مرے
کعبۂ ایماں میرا وہ نقشِ پا ہونا ہی تھا

بے عمل بے علم پر بھی یہ نوازش یہ کرم
کیا مجھے یوں راقم مدح و ثنا ہونا ہی تھا

ہے وہ ستارؔ حزیں دیوانۂ شاہِ اُمم
ذکر میرے عشق کا یوں جا بجا ہونا ہی تھا

صورتِ زیبا پیکرِ تاباں حسنِ مکمل نورِ مجسم
مالکِ کوثر لطفِ فراواں جانِ مسیحا عزتِ آدم

شانِ تکلم شرحِ قرآں موجِ تبسم نور کا طوفاں
شمعِ شبستاں روئے درخشاں عہدِ بہاراں بخششِ پیہم

حسنِ خدائے پاک کا مظہر سب سے برتر سب سے بہتر
سارے جہاں سے ارفع و اعلیٰ سب سے مکرم سب سے معظم

جلوہ فزائے عالمِ امکاں رازِ عروجِ منتہیٔ انساں
رحمتِ یزداں نازشِ دوراں فخرِ رسولاں سیدِ عالم

فیض و عطا سے کون مبرا جود و سخا سے کون ہے خالی
کس پہ نہیں ہے آپ کا احساں کس پہ نہیں ہے لطفِ پیہم

اوجِ رسائے فہم بھی آقا آپ کی گردِ پا کو نہ پہنچی
آپ سراپا بحرِ کرم ہیں میں ہوں فقط اک قطرۂ شبنم

ایک مری یہ جانِ حزیں کیا ماہ و انجم نیّرِ تاباں
غنچہ و گل سب گلشنِ ہستی آپ پہ قرباں شاہِ دو عالمؐ

آنکھوں میں میری جلوۂ وارث اور لبوں پہ اللہ اکبر
دِل پہ منقش اسمِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

سائل درِ ستار کو بھی اب کیجے عطا وہ لُطفِ نظارہ
قلب و نظر ہوں محوِ تجلّی آنکھ ہو وقفِ گریۂ پیہم

رسول اللہؐ کی اُلفت میں جو کامل نہیں ہوتا
خدا کے عاشقوں میں وہ کبھی شامل نہیں ہوتا

اُسے خود ڈھونڈ لیتی ہے نبیؐ کے عشق کی منزل
وہ دیوانہ جو اُن کی یاد سے غافل نہیں ہوتا

نہ رازِ فقر سے واقف نہ جو خوگر قناعت کا
درِ خیر الورٰیؐ کا وہ کبھی سائل نہیں ہوتا

حبیبِ کبریا کی جو اطاعت میں نہ ہو کامل
وہ رہبر بن کے بھی خود واقفِ منزل نہیں ہوتا

نظر میں جس کی بس جائیں رسولؐ پاک کے جلوے
حسینانِ جہاں پہ وہ کبھی مائل نہیں ہوتا

جو راہِ عشق میں ہو جائے اپنے نفس کے تابع
وہ ہستی کو مٹا کر بھی کسی قابل نہیں ہوتا

وہ جب سے جلوہ فرما ہو گئے ہیں کشورِ دل میں
مرے فکر و تخیل میں کوئی ۔ شامل نہیں ہوتا

۴۶

نہ صوفی ہوں نہ زاہد ہوں نہ عابد ہوں نہ میں عامل
ہے دیدارِ رسول اللہؐ میرے عشق کی منزل

نہیں دنیا میں مجھ کو دولت و ثروت اگر حاصل
یہ کیا کم ہے کہ ہوں اُنؐ کے درِ اقدس کا میں سائل

شرف حاصل ہُوا جب سے مجھے اُنؐ کی حضوری کا
نہیں ہے عیشِ دنیا پہ دلِ مُضطر مِرا مائل

ضرورت چارہ گر کی ہے نہ مجھ کو خضرؑ منزل کی
اَب اُنؐ کی جنبشِ اَبرو سے حل ہوتی ہے ہر مشکل

بنا ہے طورِ ساماں جب سے میرے دل کا ہر ذرّہ
نہیں اُٹھتا شبِ غم میں بھی اَب مدت سے دردِ دل

نظر آتا ہے ہر صورت میں اُنؐ کا جلوۂ زیبا
نہیں ہے میری نظروں میں کوئی اَب پردہ حائل

وہ مختارِ جہاں ہیں جس کو جو چاہے عطا کر دیں
میں راہِ عشق میں تارِ قسمت کا نہیں قائل

۴۷

مجھ پہ اتنا تو کرم اے شہِ خوباں ہو جائے
آپؐ کا عشق میرا حاصلِ ایماں ہو جائے

شوق بیتاب مرا شعلہ بداماں ہو جائے
درد بڑھ جائے اب اتنا کہ رگِ جاں ہو جائے

ہو کے بیگانۂ عالم میں رہوں محوِ جمال
حسرتِ دِل ہے کہ اب آپؐ کا عرفاں ہو جائے

آپؐ آجائیں اگر چشمِ تصوّر میں حضورؐ
شامِ فرقت ہی مری صبحِ درخشاں ہو جائے

آپؐ کے تابعِ فرماں ہے نظامِ عالم
آپؐ اگر چاہیں تو مشکل مری آساں ہو جائے

کیوں رہے گردشِ دوراں کا کوئی غم مجھ کو
مجھ پہ جب سایہ فگن آپؐ کا داماں ہو جائے

لاج رکھ لیجے مرے دردِ محبّت کی حضورؐ
چاکِ دل اب نہ کہیں چاکِ گریباں ہو جائے

رشکِ جنّت نہ ہو کیوں اُس کی غریب الوطنی
آپؐ کے عشق میں جو بے سر و ساماں ہو جائے

دلِ ستاّر میں ہے آپؐ کا غم کیف اثر
نہیں ممکن کہ علاجِ غمِ پنہاں ہو جائے

---

(۴۸)

تاجدارِ مہ وشاں محبوبِ داور آپؐ ہیں
رشکِ نازِ دلبراں اے بندہ پرور آپؐ ہیں

اے جہانِ دلبری اے مستیٔ موجِ کرم
انبساطِ عاشقاں اللہ اکبر آپؐ ہیں

اے سراپا حسنِ خالق اے حبیبِؐ دل نواز
اے عروجِ رازِ ہستی سب سے خوشتر آپؐ ہیں

آپؐ ہی کی تابشیں پرتو فگن ہیں ہر جگہ
کعبۂ دل میں کبھی عرشِ خدا پر آپؐ ہیں

مصحفِ رُخ کی تجلّی عاشقوں کی عید ہے
مہ جبینانِ جہاں میں سب سے بہتر آپؐ ہیں

رہبرِ راہِ حقیقت وارثِ کون و مکاں
جانِ عالم دستگیرِ روزِ محشر آپؐ ہیں

اِک گدا کو اِس سے کیا کیا ہے مقدّر میں لکھا
آپؐ کا منگتا ہوں میں میرا مقدّر آپؐ ہیں

گردشِ دَوراں کی اُلجھن ہے نہ اب محشر کا غم
مطمئن ہوں شاہِ والا میرے سَر پہ آپؐ ہیں

نازِ قسمت پہ نہ کیوں ہو آپؐ کے ستار کو
میرے آقا میرے وارث میرے سرور آپؐ ہیں

۴۹

ہے رشکِ شہنشاہی وہ شانِ فقیرانہ
قربان ہوئی جس پر ہر شوکتِ شاہانہ

بھرتے ہیں سلاطیں بھی دم اُن کی غلامی کا
اللہ و غنی اُن کا الطافِ کریمانہ

اُس در پہ ملائک بھی کرتے ہیں جبیں سائی
ہے جلوہ گہ جاناں سرکار کا کاشانہ

سرکار کے سجدوں کی عظمت تو کوئی دیکھے
اب قبلۂ عالم ہے وہ گھر جو تھا بُت خانہ

سوزِ غمِ پنہاں کی لذّت تو وہی سمجھے
جو عشقِ محمد میں دنیا سے ہو بیگانہ

دشمن کو بھی سینے سے لپٹاتے ہیں وہ اپنے
اے صلِّ علیٰ اُن کا اخلاقِ محبّانہ

تصدیقِ حقیقت ہو یوں میری محبّت کی
سرکارِ دو عالم کا بن جاؤں میں دیوانہ

کچھ اشکِ ندامت ہیں آنکھوں میں فقط باقی
کیا پیش کروں اُن کی سرکار میں نذرانہ

اِس خاک نشیں کو بھی قدموں میں بُلا لیجے
ستارِ حزیں کی ہے یہ عرض غلامانہ

۵۰

سلام اے سیدِ عالم سلام اے سرورِ ذیشاں
سلام اے جلوۂ یزداں سلام اے عظمتِ انساں

سلام اے رحمتُ اللعٰلمین اے شافعِ اُمت
سلام اے مالکِ جنّت سلام اے نازشِ خوباں

سلام اے پیکرِ حسنِ اَزل اے صورتِ زیبا
سلام اے حسنِ دل آرا سلام اے سوزِ انس وجاں

سلام اے مہرِ عالم تاب اے کونین کے وارث
سلام اے اوجِ لافانی سلام اے عرش کے مہماں

سلام اے شاہِ بحر و بَر سلام اے قاسمِ کوثر
سلام اے دستگیرِ ہر دو عالم کعبۂ ایماں

سلام اے ذی وجاہت پاک سیرت اَطہر و اقدس
سلام اے رونقِ بزمِ جہاں اے مرکزِ عرفاں

سلام اے منبعِ جود و کرم اے قبلۂ عالم
سلام اے مدعائے کبریا اے ہادیٔ دوراں

سلام اے فیض گُستر شاہِ ذی جاہ سیّدِ والا
سلام آئینۂ ذاتِ خدا اے مصحفِ قرآں

سلام اے عزّتِ آدمؑ سلام اے ابنِ عبداللہؓ
سلام اے نورِ عینِ آمنہؓ اے جانِ مشتاقاں

سلام اے شعلۂ یکتا سلام اے شانِ یکتائی
سلام عجز اے جانِ بہارِ عالمِ امکاں

میں اِک محتاجِ بے وقعت تمہارا بندہ عاجز
تمہارے نام سے ہوتی ہے ہر مشکل میری آساں

تمہارا غم ہے تسکینِ دل وجاں یارسول اللہ
یہی غم بن گیا ہے اب حریفِ گردشِ دوراں

یہی اک آرزو ہے آپؐ کے تابہِ عاصی کی
فنا فی العشق ہو کر آپؐ پہ ہو جائے یہ قرباں

دونوں جہاں میں باعثِ صد افتخار ہے
وہ دل جو وقفِ عشقِ شہِ ذی وقار ہے

دیوانہ ہے ضرور مگر ہوشیار ہے
جس کی نظر میں اُن کا رُخِ تاب دار ہے

جو بھی وفورِ شوق میں طاعت گزار ہے
مائل اُسی پہ رحمتِ پروردگار ہے

والشّمس اُس کے چہرۂ پُر نور کی ضیا
واللّیل شرح گیسوئے مشکیں بہار ہے

اُس کا جواب دونوں جہاں میں کہیں نہیں
سر تا قدم وہ نورِ مبیں جلوہ بار ہے

وہ رحمتِ تمام ہے وہ مصدرِ کرم
اپنے تو اپنے غیروں سے بھی اُس کو پیار ہے

اُمّت کو بھول جائے وہ ممکن نہیں کبھی
شکرِ خدا وہ شافعِ روزِ شمار ہے

۱۵

اُس کے خرامِ ناز پہ سَر ہو تو عید ہے
یعنی ہلالِ عید تو ابروئے یار ہے

یہ شانِ دلبری ہے کہ قدرت کے کھیل ہیں
ستار اُس پہ ساری خدائی نثار ہے

۵۲

سب مہ وشانِ دہر سے خوش تر حضورؐ ہیں
حُسنِ خدائے پاک کا مظہر حضورؐ ہیں

اُنؐ کی سپاس و مدح رقم ہے قرآن میں
محبوبِ حق ہیں طاہر و اطہر حضورؐ ہیں

ہوں ابراہیمؑ و نوحؑ و مسیحؑ یا کہ وہ کلیم
سب رہبرانِ عشق کے رہبر حضورؐ ہیں

تشنہ لبو ہے گرمیِ محشر کا خوف کیوں
شکرِ خدا کہ ساقیٔ کوثر حضورؐ ہیں

سب بے زباں ہیں اہلِ زباں اُنؐ کے سامنے
علمِ خدا کا منبع و مصدر حضورؐ ہیں

ملتا ہے اک سکون مجھے اُنؐ کے ذکر سے
یعنی تسلیٔ دلِ مضطر حضورؐ ہیں

ستارؔ غم ہے پرسشِ محشر کا کس لیے
کچھ غم نہ کر کہ شافعِ محشر حضورؐ ہیں

۵۳

زمانہ کیوں نہ ہو ستّارؔ پھر فدائے رسولؐ
کہ بھا گئی ہے خدا کو بھی ہر ادائے رسولؐ

یہ ہی تو باعثِ تخلیق ہیں خدا کی قسم
ہے دو جہان میں جو کچھ بھی سب برائے رسولؐ

صدا دی فاراں پہ جب لا اِلٰہ اِلاّ اللہ
تو گونج اُٹھی زمانے میں یہ صدائے رسولؐ

بنایا اُنؐ کو خدا نے جو مجمعٔ اوصاف
بیان کر سکے کیا کوئی وصف ہائے رسولؐ

گزر چکیں ہیں زمانے کو چودہ سو صدیاں
کسی کو دیکھا نہ اب تک بھی ہم ادائے رسولؐ

سمجھ کے کعبہ کروں عمر بھر وہیں سجدے
ملے جو مجھ کو کہیں پر بھی نقشِ پائے رسولؐ

شرف غلامی کا بخشا جو میرے وارثؒ نے
مجھے بھی کہتے ہیں ستّارؔ سب گدائے رسولؐ

۵۴

کیا شانِ تقرب ہے کیا شوکتِ رعنائی
اُن کے رُخِ زیبا کی خالق نے قسم کھائی

اُس نازشِ خوباں کا کیا ذکر کروں جس پر
اللہ بھی عاشق ہے اُمت بھی ہے شیدائی

اُن کے رُخِ تاباں کا ہر جلوہ ہے نور افشاں
ہے میم کے پردے میں کیا جلوۂ یکتائی

وہ گلشنِ جنّت ہو یا ہو چمنِ عالم
ہے نورِ محمّد کی سب انجمن آرائی

سنگِ درِ جاناں کی عظمت کوئی کیا سمجھے
جبریلؑ جہاں آکر کرتے ہیں جبیں سائی

حاصل ہوئی جو مجھ کو ہر غم سے سبکدوشی
سرکارِ دو عالم کی اُلفت مجھے راس آئی

ستّارؔ ہے اب دل میں جلوؤں کی فراوانی
ہے میرے تصوّر میں اُن کا رُخِ زیبائی

۵۵

شہِ خوباں ہیں وہ ناز آفریں ہیں
سراپا نور ہیں روشن جبیں ہیں

حسینوں میں وہی سب سے حسیں ہیں
کہ وہ محبوب رَبّ العٰلمیں ہیں

وہ ہیں آئینہ دارِ نورِ وحدت
وہی تو مصدرِ علم و یقیں ہیں

ہے اُن کی پشت پہ مُہرِ نبوّت
نبیٔ حق ہیں ختم المرسلیں ہیں

کبھی خلوت نشیں غارِ حرا میں
کبھی وہ عرش پہ مسند نشیں ہیں

وہی ہیں قبلۂ مقصودِ عالم
میرا مذہب میرا ایمان و دیں ہیں

ہے اُن کا ذکر ہی میری عبادت
حریمِ دل میں وہ میرے مکیں ہیں

وُہیؐ نورِ نگاہِ عاشقاں ہیں
وہیؐ تو راحتِ قلبِ حزیں ہیں

رگِ جاں میں ہیں میری نورافشاں
وہ مجھ سے دُور رہ کر بھی قریں ہیں

وہ دل سینے میں ہے بس ایک پتھر
کہ اُنؐ کے جلوے جس دل میں نہیں ہیں

غمِ محشر ہو کیوں ستّار مجھ کو
میرے وارث، شفیع المذنبیں ہیں

۵۶

عجب پُر کشش ہے بہارِ مدینہ
جسے دیکھتے ہے نثارِ مدینہ

شب و روز ہوتی ہے رحمت کی بارش
مُعطّر ہیں لیل و نہارِ مدینہ

ہر اِک سو ہیں نقشِ کفِ پا کے جلوے
منوّر ہے ہر رہ گزارِ مدینہ

بہت ناز ہے تجھ کو جنّت پہ رضواں
ذرا دیکھ نقش و نگارِ مدینہ

جھکاتی ہے سر کو یہاں سب خدائی
یہ ہے مسکنِ تاجدارِ مدینہ

وہی انتخابِ نگاہِ محمّد
ہُوا باعثِ افتخارِ مدینہ

جہاں چین پاتے ہیں سب غم کے مارے
وہ ہے اللہ اللہ دیارِ مدینہ

وہ چہرہ الگ سب سے چمکے گا جس پہ
قیامت میں ہو گا غبارِ مدینہ

تڑپتا ہے فرقت میں ستارِؔ مُضطر
نگاہِ کرم شہر یارِ مدینہ

۵۷

یارسولؐ اللہ جو دل سے تمہارا ہوگیا
دو جہاں میں اپنے خالق کا وہ پیارا ہوگیا

اللہ اللہ مٹ گیا جو بھی تمہارے عشق میں
وہ نگاہِ خلق میں آنکھوں کا تارا ہوگیا

چھٹ گئے سب غم کے بادل جاگ اُٹھی قسمت مری
آپؐ کی چشمِ کرم کا جب اِشارہ ہوگیا

میری ہستی شوقِ پیہم بن گئی جب سے حضورؐ
آپؐ کے جلووں کا ہر شے میں نظّارا ہوگیا

آپؐ کا غم ہی ہر اک غم کا مداوا بن گیا
ہر غمِ دنیا سے اب میرا کنارہ ہوگیا

تم نے فاراں پہ جو ظاہر رازِ وحدت کردیا
سوز و سازِ عشق خود ہی آشکارا ہوگیا

تمؐ نے انگشتِ شہادت جب اُٹھادی ناز سے
اِک اشارے میں مَہِ کامل دو پارا ہوگیا

دولتِ ہر دو سرا کا کیا کروں سرکارؐ اب
آپؐ کے ٹکڑوں سے جب میرا گزارا ہو گیا

رنج و غم دیتی رہی دنیا دلِ ستارؔ کو
آپؐ کی خاطر اسے سب کچھ گوارا ہو گیا

حسیں ہو نازنیں ہو دل نشیں ہو
سراپا نورِ ربُ العٰلمیں ہو

حریم نازیں تمؐ جلوہ گر ہو
تمھیںؐ تو زینتِ عرشِ بریں ہو

تمھارےؐ حُسن پہ شیدا ہے خالق
کہ تمؐ اِک پیکرِ نورُِ مبیں ہو

حبیبِ کبریا سلطانِ عالم
تمھیںؐ تو رحمتُ اللعٰلمیں ہو

جسے دیکھو وہ عاشق ہے تمھارا
ہراِک عاشق کے دل میں تمؐ مکیں ہو

تمنّا ہے نکل جائے مِرا دم
تمھارےؐ در پہ جب میری جبیں ہو

دلِ ستار میں کوئی نہیں اَب
بس اِک تمؐ ہی شہِ دنیا و دیں ہو

ولی اللہ کا وہ ہے جسے اُن سے محبت ہے
مسلمانوں نبیؐ کا عشق ہی رُوح عبادت ہے

وُہ خود قرآن ناطق ہیں امیں ہیں اور صادق ہیں
حیاتِ سرورِ کونین بس رحمت ہی رحمت ہے

عمل کرنا اُنھیںؐ کے حکم پہ اور اُن پہ مر مٹنا
یہی عینِ شریعت ہے یہی رازِ طریقت ہے

وہ مومن ہو کہ کافر ہو وہ اپنا ہو کہ بیگانہ
تعالی اللہ انھیںؐ سب کو دعا دینے کی عادت ہے

متاعِ دو جہاں قربان دردِ عشق پہ اُن کے
یہ دردِ لا دوا ہی درحقیقت وجہ راحت ہے

یہاں کا ذرہ ذرہ ہے منوّر نور و نکہت سے
چمن تو کیا مدینے کا بیاباں رشکِ جنت ہے

میں اِک محتاج اور شاہِ دو عالم سے مجھے نسبت
بس اِس در تک رسائی شاہِ وارثؓ کی بدولت ہے

حضور غوث الاعظمؓ کی نگاہِ لطف کے صدقے
کہ بزمِ عارفاں تک آیۂ رحمت کی شہرت ہے

نہ میں شاعر نہ ہے اب تک شعورِ آگہی مجھ کو
بس اِک عاصی پہ اے ستّار یہ اُنؓ کی عنایت ہے

۶۰

وہ سلطانِ خوباں ہے محشر ادا ہے
وہ سر تا قدم جلوہ کبریا ہے

حسیں ہے وہ مہوش جانِ وفا ہے
وہ دلبر ہے دلدار ہے دِلرُبا ہے

ہر اک آئینے میں ہے پرتو اُسی کا
وہ بزمِ دو عالم میں جلوہ نُما ہے

وہ والشّمس والّیل کی شرح بن کر
شبستانِ وحدت میں جلوہِ فزا ہے

وہ مختارِ کُل دستگیرِ دو عالم
شہنشاہِ لولاک خیر الوریٰ ہے

وہ جانِ محبّت وہ محبوبِ داور
خدائی کا مالک خدا آشنا ہے

وہ حسنِ دل آویز وہ نورِ مطلق
سراپا صداقت مجسّم حیا ہے

سکوں بخشِ قلب و نظر اُس کے جلوے
وُہ خوبانِ عالم شہِ دوسرا ہے

مُزمّل مُدثّر وہ یٰسین و طٰہٰ
وہ ایثار و شفقت وہ مہر و وفا ہے

غلام اُس کے شاہانِ عالم سے بڑھ کر
مگر پیٹ پہ اُس کے پتھر بندھا ہے

ہے اُس سے عیاں شانِ پروردگاری
وُہ سرِّ ازل شاہکارِ خدا ہے

تکلّم کا انداز ہے کیف آور!
ادائے تبسّم عجب دِل کشا ہے

گُلِ افشاں کلامِ گہر بار اُس کا
زباں اُس کی وقفِ ثنائے خدا ہے

سیہ تاب زُلفوں میں وہ روئے انور
گھٹاؤں میں جیسے قمر گھِر گیا ہے

۱۴

چمکتی ہوئی اُس کی وہ چشمِ رعنا
پیامِ سکوں ہے نوید شفا ہے

شباب بتاں اُس کے قدموں پہ قرباں
وہ خود ہی تجلیِّ ربّ العُلیٰ ہے

ہے محوِ نظّارہ ہر اِک چشم ناظر
کشش حسن کی کِس قدر پُر ضیا ہے

ہجومِ مصائب میں فریاد رس وہ
وہ ہی چارہ سازِ ہر اِک بے نوا ہے

اُسی سے غریبوں کی ہے غم گساری
وہی غم کے ماروں کا غم آشنا ہے

وہی ہے معین و مددگار اُمّت
وہی مژدۂ رحمتِ کبریا ہے

۶۱

حسن دلآویز ہو ذیشان ہو
دونوں عالم کے تمھیں سلطان ہو

صاحبِ نازِ جہانِ دلبری
اعتبارِ عالمِ امکان ہو

خلوتوں میں انجمن آرا کہیں
کشورِ دل میں کہیں مہمان ہو

اے سراپا جلوۂ نورِ ازل
تشنگانِ دید کا ارمان ہو

عاشقوں پہ ہیں کرم فرمائیاں
میری مشکل بھی تو اب آسان ہو

تشنگانِ دید کی تسکینِ دل
اب حضوری کا بھی کچھ سامان ہو

اے جہانِ رنگ و بوئے حسنِ دوست
خالقِ اکبر کا تم عرفان ہو

بندگیٔ عشق کا حاصل ہو تمؐ
تمؐ ہی میرا دین ہو ایمان ہو

مضطرب ہے جانِ ستارِ حزیں
ہے یہ ارماں آپؐ پہ قربان ہو

۶۲

مدینے کی فضا بھی کیا فضا ہے
جدھر دیکھو اُدھر نورِ خدا ہے

یہ مسکن ہے محمّد مصطفےٰ کا
یہاں کا ذرّہ ذرّہ دِل کشا ہے

یہ ہیں سلطانِ عالم شاہِ خوباں
کسی کو بھی نہ یہ رُتبہ مِلا ہے

یہی تو ہیں شفیعِ روزِ محشر
گنہ گاروں کو اِنؐ کا آسرا ہے

یہی تو پیکرِ نورِ مبیں ہیں
ہر اِک شاہ و گدا اِنؐ پہ فدا ہے

تعالی اللہ رُخِ انور سے اِنؐ کے
جمالِ کبریا جلوہ نما ہے

خدائے پاک کا فرمان ہے وہ
اِنھوںؐ نے جو بھی کچھ فرما دیا ہے

غمِ دُنیا نہ اُس کو فکرِ عقبیٰ
کہ جس پہ آپؐ کی چشمِ عطا ہے

وہی اُمّی لقب غم خوارِ اُمّت
حبیبِ مالکِ ارض و سما ہے

حریم عرش سے بڑھ کر ہے وہ دل
کہ جس میں عکسِ روئے مصطفیٰؐ ہے

کوئی ستّار یہ نسبت تو دیکھے
میں اِک عاصی وہ محبوبِ خدا ہے

۶۳

وہؐ حق نما ہے آئینۂ حسنِ ذات ہے
روشن اُسیؐ کے جلووں سے یہ کائنات ہے

جنت کو سجتے دیکھا تو حوروں نے یہ کہا
خالق کے گھر میں آج یہ کس کی برات ہے

اِک رات جس میں طالب و مطلوب مل گئے
بے شک ہزار راتوں سے بہتر وہ رات ہے

مٹ جاؤ اُنؐ پہ عاصیو تم سے جو ہو سکے
بس انؐ کے عشق ہی میں تمھاری نجات ہے

اِس کو نہیں ہے گردشِ دوراں کا کوئی غم
جس پہ حضورؐ کی نگہِ التفات ہے

اُنؐ کا ہی ذکر اُنؐ کی مدح اُنؐ کا تذکرہ
مجھ خستہ جاں کی یہ ہی متاعِ حیات ہے

ستاؔر مجھ پہ رشک ہے سارے جہان کو
میں اُنؐ کا ہو گیا ہوں بس اِتنی سی بات ہے

۶۴

عاشقوں کی آپؐ کے کیا شان ہے
جان و دل سب آپؐ پر قربان ہے

ذکرِ پیہم آپؐ کا ہے بندگی
آپؐ کی اُلفت میرا ایمان ہے

میں مطالعہ کر رہا ہوں صبح و شام
مُصحفِ رُخ آپؐ کا قرآن ہے

جو زباں سے آپؐ نے فرما دیا
بس وہی اللہ کا فرمان ہے

جان دے دی نقشِ پا پہ آپؐ کے
آپؐ کے مستوں کی یہ پہچان ہے

نام ہے جس کا محمّد مصطفٰے
دونوں عالم کا وہی سلطان ہے

اُنؐ کی چوکھٹ چوم کر سجدہ کروں
میرے دل میں بس یہی ارمان ہے

راہ میں اُن کی تکوں گا عُمر بھر
جب تلک آنکھوں میں میری جان ہے

ہیں دلِ ستّار میں وہ جلوہ گر
اے خدا تیرا بڑا احسان ہے

جہانِ حُسن میں نازآفریں ہو یا رسول اللہ ﷺ
خدا کے بعد تم سب سے حسیں ہو یا رسول اللہ ﷺ

یہ چشمِ مست یہ گیسو یہ خال و عارض و ابرو
سراپا پیکرِ نورِ مبیں ہو یا رسول اللہ ﷺ

رضائے خالقِ اکبر ہو تم اے جانِ محبوبی
تمہیں تو عرش کے مسند نشیں ہو یا رسول اللہ ﷺ

تمہارے وصف کے قائل ہیں سارے دشمنِ دیں بھی
کہ تم عادل ہو صادق ہو امیں ہو یا رسول اللہ ﷺ

جو تم مختار و قاسم ہو تو یہ سارا جہاں آقا
نہ پھر کیوں آپ کے زیرِ نگیں ہو یا رسول اللہ ﷺ

جدھر دیکھو وہاں ہیں بس تمہارے حسن کے جلوے
مدینہ پھر نہ کیوں خلدِ بریں ہو یا رسول اللہ ﷺ

یہی حسرت ہے ستارِ حزیں کی دم نکل جائے
تمہارے در پہ جب اس کی جبیں ہو یا رسول اللہ ﷺ

٦٦

نبیِؐ محتشم محبوبِ ربّ العلمیں تمؐ ہو
علَم بردارِ وحدت شاہِ افلاک و زمیں تمؐ ہو

تمھیں شمعِ فروزاں ہو ازل سے بزمِ ہستی میں
بہارِ جاوداں ہو زینتِ عرشِ بریں تمؐ ہو

جسے خلاقِ عالم نے کتابِ معتبر بخشی
شہِ ہر دو سرا وہ مصدرِ علم و یقیں تمؐ ہو

اُفق بھی ایک پَرتو ہے تمہارےؐ حسنِ کامل کا
کہ تا حدِ نظر سرکار اِک نورِ مُبیں تمؐ ہو

کبھی غارِ حرا کی خلوتیں تمؐ سے ہوئیں روشن
کبھی عرشِ خدائے پاک پہ مسند نشیں تمؐ ہو

جھکا ہے سر تمہارےؐ در پہ اب عجز و ندامت سے
پناہِ عاصیاں اے رحمتُ اللعلمیں تمؐ ہو

تمھیںؐ تو ہو تسلّیِ دلِ ستّار اے آقاؐ
کہ مجھ سے دُور رہ کر بھی مرے دِل کے قریں تمؐ ہو

۶۷

زمیں سے ہے فضائے عرش تک جلوہ محمدؐ کا
چراغِ نور ریزہ داں ہے رُخِ زیبا محمدؐ کا

خلیلؑ و آدمؑ و نوحؑ و سلیمانؑ و کلیم اللہؑ
جسے بھی دیکھئے ہے چاہنے والا محمدؐ کا

ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ بوذرؓ و سلمانؓ
وقارِ بزمِ عالم ہے ہر اک شیدا محمدؐ کا

شہنشاہوں کی گردن میں ہیں طوق اُنؐ کی غلامی کے
زہے صلِّ علیٰ یہ رُتبۂ اعلیٰ محمدؐ کا

حسینوں مہ جبینوں کی زبانِ شوق پہ ہر دم
جہانِ حسن میں رہتا ہے بس چرچا محمدؐ کا

ہوئے سجدہ کناں دشتِ طلب میں اُن کے دیوانے
نظر آیا جہاں بھی اُن کو نقشِ پا محمدؐ کا

نہیں باقی ہے میرے دل میں حسرت سیرِ دنیا کی
نظر کے سامنے رہتا ہے اب روضہ محمدؐ کا

دمِ نزع بھلا دوں دل سے جب میں ساری دنیا کو
لبوں پہ ہو میرے اس وقت بس کلمہ محمدؐ کا

مرا ایمان و دیں نثارِ عشقِ سیدِ عالم
مرا کعبہ مرا قبلہ درِ والا محمدؐ کا

میں گھر سے جب حبیبِ کبریا کو ڈھونڈنے نکلا
کبھی فاراں کبھی غارِ حرا کو ڈھونڈنے نکلا

ہوئی صحرائے اُلفت میں یکایک بے خودی طاری
تو گھبرا کر درِ خیرالورٰی کو ڈھونڈنے نکلا

تجسس میں سراپا بن گیا تھا عجز کا پیکر
میں جب اُس تاجدارِ دوسرا کو ڈھونڈنے نکلا

منور دل کا ہر ذرہ تھا اُس کے حسنِ کامل سے
جو راہِ عشق میں اُس حق نما کو ڈھونڈنے نکلا

وہ خورشیدِ نبوت اور میں اِک ذرّۂ خاکی
یہ ذرّہ اُس شہِ جود و سخا کو ڈھونڈنے نکلا

حضوری شہِ کون و مکاں کی آرزو لے کر
تصور میں محمدؐ مصطفٰے کو ڈھونڈنے نکلا

حقیقت میں اُسیؐ کا عشق بس مقصودِ عالم ہے
ہر اک عاشق جو اُس کے نقشِ پا کو ڈھونڈنے نکلا

پناہ اُن عاصیوں کو مل گئی دامانِ رحمت میں
کہ جو بھی شافعِ روزِ جزا کو ڈھونڈنے نِکلا

ستارے ماہِ تاباں غنچہ و گل کہکشاں انجم
جسے دیکھو وہ اُس شمس الضحیٰ کو ڈھونڈنے نکلا

بہ چشمِ نم ندامت سے کیا سجدہ جو اس در پر
تو پھر شوقِ فنا رازِ بقا کو ڈھونڈنے نکلا

تبسم ریز تھے ہوش و خرد دستارِ عاصی پر
حرم سے جب وہ طیبہ میں خدا کو ڈھونڈنے نکلا

۶۹

بہارِ گلشنِ عالم جمالِ خالقِ اکبر
رسولِ دوسرا سلطانِ عالم شاہِ بحر و بَر

ہر اِک سُو جلوہ گر ہیں تابشیں روئے منوّر کی
چراغِ علم و عرفاں ہے تمھاری سیرتِ اطہر

شرف کے بدرِ کامل فضل کے مہرِ درخشاں ہو
حسینانِ دو عالم میں نہیں تم سے کوئی بڑھ کر

مزمّل ہو مدثّر ہو کہیں یٰسین و طٰہٰ ہو
رُخِ تاباں تمھارا ہے خدا کے نور کا مظہر

بھرو گلہائے بخشش سے خدارا دامنِ اُمّت
کہ تم مختار و قاسم ہو حبیبِ داورِ محشر

خدا کی شان جھکتے ہیں سخنور اُس کے قدموں پر
وہ اِک اُمّی جو ہے علم و یقیں کا منبع و مصدر

ہے میرے حال پہ لطف و کرم کی بارشِ پیہم
دلِ ستارؔ میں سرکارؐ جب سے تم ہو جلوہ گر

(۷۰)

دل میں اگر خیالِ رسالت مآب ہے
ہر سجدہ پھر خدا کی قسم کامیاب ہے

شرحِ قرآں یہی ہے الف لام میم کی
روئے رسولؐ پاک خدا کی کتاب ہے

ہیں سرنگوں سب اہلِ زباں اُنؐ کے سامنے
جو بات ہے حضورؐ کی وہ لاجواب ہے

گم ہو گئی ہیں اُس میں دو عالم کی وُسعتیں
اِس بارگاہ میں جو بھی نظر باریاب ہے

ہیں ہر گھڑی وُہ بزمِ تمنّا میں جلوہ گر
ہم عاصیوں پہ اُنؐ کا کرم بے حساب ہے

تجھ کو بہشت۔ مجھ کو مدینہ پسند ہے
زاہد وہ تیرا۔ اور یہ مرا انتخاب ہے

ستارؔ ہیں غلام وہ آقائے دو جہاں
ہیں ذرّۂ حقیر وہ اِک آفتاب ہے

(۷۱)

مصطفٰے حق نما ہے خدا کی قسم
یعنی نورِ خدا ہے خدا کی قسم

اُنؐ کو نورٌ مِّن اللہ قرآن میں
حق نے خود ہی کہا ہے خدا کی قسم

نامِ پاک عاصیو اُنؐ کا صلِّ علیٰ
دردِ دل کی دوا ہے خدا کی قسم

ہو گئی جس پہ اُنؐ کی نگاہِ کرم
وہ حبیبِ خدا ہے خدا کی قسم

اللہ اللہ اُس کملی والے کا نام
عرش پہ بھی لکھا ہے خدا کی قسم

نحنُ اَقرب سے یہ راز ظاہر ہوا
خود خودی میں خدا ہے خدا کی قسم

میں بھی ستار دیکھوں مدینہ کبھی
یہ خدا سے دُعا ہے خدا کی قسم

۷۲

مرحبا شاہِ اُمم یہ شان و رفعت آپؐ کی
ساکنینِ عرش بھی کرتے ہیں مدحت آپؐ کی

آپؐ محبوب خدا ہیں آپؐ فخر انبیاء
سب سے بڑھ کر ہے خدا کے بعد عظمت آپؐ کی

بے نیازِ دو جہاں ہو کر ملا اللہ سے
ہو گئی جس پہ بھی اِک نظرِ عنایت آپؐ کی

ہو گیا عاشق خدا خود اپنی ہی تخلیق پر
اِس طرح کچھ بھا گئی سرکار صورت آپؐ کی

دے کے قرآنِ میں فرما دیا اللہ نے
حشر تک قائم رہے گی اب حکومت آپ کی

حشر میں چھپتے پھریں گے وہ ندامت سے مگر
ڈھونڈ ہی لے گی گنہگاروں کو رحمت آپؐ کی

ہے سگِ درِ آپؐ کا ستار عاصی بھی حضورؐ
دو جہاں میں اُس کو بس کافی ہے نسبت آپکی

(۷۳)

جنھیں سب عرش والے مطلعِ انوار کہتے ہیں
رسولوں میں جنھیں سب سیدِ ابرار کہتے ہیں
جنھیں حور و ملک سب خلد کا مختار کہتے ہیں
گنہ گارو جنھیں سب مونس و غمخوار کہتے ہیں
دو عالم میں انھیں کونین کا سردار کہتے ہیں

عجب پُر کیف ہوگا نفسی نفسی کا بھی وہ منظر
پکاریں گے قیامت میں انھیں سب اُمتی رو کر
نظر آئیں گے اُس ہنگام میں جب شافعِ محشر
خوشی میں پھر تو سب عاصی مچل جائینگے یہ کہہ کر
یہی ہیں وہ جنھیں سب احمدِ مختار کہتے ہیں

اُتر آئے تمھارا نور اب آنکھوں سے سینے میں
یہی نقشِ تمنا ہے مرے دل کے نگینے میں
مزہ کیا دور رہ کر آپ سے سرکار جینے میں
بلا لیجے اب اِس بربادِ الفت کو مدینے میں
تمھارا نام لیوا سب جسے ستار کہتے ہیں

---

(۷۴)

نورِ خدائے پاک کا مظہر تمھیں تو ہو
شکلِ بشر میں نور کا پیکر تمھیں تو ہو

ہر بزمِ کائنات منوّر تمھیں سے ہے
دیکھا جدھر بھی زینتِ منبر تمھیں تو ہو

تم کو خدا نے رحمتِ عالم بنا دیا
ہم بیکسانِ عشق کے سرور تمھیں تو ہو

تشنہ لبوں کو حشر میں کیا خوفِ تشنگی
ہیں مطمئن کہ ساقیٔ کوثر تمھیں تو ہو

سارے رسول جس میں ازل سے ہیں ہم سفر
اُس کاروانِ عشق کے رہبر تمھیں تو ہو

رفتار نے زمانے کی ٹھکرا دیا جنھیں
اُن عاصیوں کے مونس و یاور تمھیں تو ہو

ستارِ ناتواں کا ہے وارث جہاں میں کون
بس اِک حبیبِ داورِ محشر تمھیں تو ہو

منوّر ہے جمالِ حق سے کاشانہ محمدؐ کا
کہ ہے رشکِ مہِ کامل جلوہ خانہ محمدؐ کا

عجب رخشندہ نیّر ہے حسنِ دل نوازِ اُنؐ کا
جسے دیکھو ہوا جاتا ہے دیوانہ محمدؐ کا

مئے توحید ملتی ہے یہاں پہ دل فگاروں کو
پناہِ میکشاں واعظ ہے میخانہ محمدؐ کا

خدا سے ارتباطِ سیدِ کونینؐ تو دیکھو
ہے تفسیرِ قرآنِ پاک افسانہ محمدؐ کا

نشہ ایسا چڑھا ستار توحید و رسالت کا
مجھے سارا جہاں کہتا ہے مستانہ محمدؐ کا

سراپا وہ نورِ خدا بن کے آئے
رسولؐ خدا حق نما بن کے آئے

مٹی ظلمتِ کفر پھیلا اُجالا
وہ جب نورِ حق کی ضیا بن کے آئے

زمانے پہ ابرِ کرم بن کے برسے
وہ رحمت کی پیاری گھٹا بن کے آئے

کہا حق نے اُنؐ کو سراجاً منیرا
سراپا وہ نور الہدیٰ بن کے آئے

جھکی اُنؐ کے قدموں پہ ساری خدائی
خدائی میں وہ جانے کیا بن کے آئے

نبی اور بھی آئے دنیا میں لیکن
محمدؐ حبیبِ خدا بن کے آئے

تصدق ہو ستارؔ اُن پر مری جاں
جو ہر دردِ دل کی دوا بن کے آئے

(۷۷)

محمدؐ مطلعِ نورِ ازل ہیں شاہِ خوباں ہیں
محمدؐ سیدِ کونین ہیں محبوبِ یزداں ہیں

محمدؐ کعبہ ایماں محمدؐ قبلۂ جاں ہیں
محمدؐ جلوۂ زیبا محمدؐ شمعِ عرفاں ہیں

محمدؐ نیّرِ نورِ خدا ہیں کنزِ مخفی ہیں
محمدؐ فخرِ حق ہیں فخرِ عالم فخرِ انساں ہیں

محمدؐ تاجدارِ بحر و بر شاہِ دو عالم ہیں
محمدؐ مصطفٰےؐ صلِّ علیٰ نبیوں کے سلطاں ہیں

محمدؐ بارشِ لطف و کرم فیضِ مسلسل ہیں
محمدؐ ہی ازل سے چارہ سازِ دردمنداں ہیں

محمدؐ کو عجب شان و حشم حق نے عطا کی ہے
وہ ہر غم کا مداوا دردِ بے درماں کا درماں ہیں

وہ چشمِ مست وہ گیسو وہ عارض وہ دہن بینی
میری نظروں میں تو ستار سب آیاتِ قرآں ہیں

تشنۂ دید ہوں آپ کا یا نبیؐ روئے زیبا مجھے اپنا دکھلائیے
میرے قلب و نظر میں سما جائیے یا تصور میں تشریف لے آئیے

ہجر میں دل شکستہ میں کب تک رہوں اور فرقت کے صدمے کہاں تک سہوں
جو گزرتی ہے دل پر وہ کس سے کہوں اپنے روضے پہ اب مجھکو بلوائیے

سیر دنیائے فانی سے دل بھر گیا چاہتا ہوں ملے دردِ عشق آپ کا
بھول جاؤں میں سب کو سوا آپؐ کے اب محبت کا وہ جام پلوائیے

اے پناہ گاہِ عالم خدا کی قسم ہم غریبوں کا بس آسرا آپ ہیں
جب بجز آپؐ کے کوئی پرساں نہیں پھر کہاں جائیں ہم ہمکو بتلائیے

بخش دیجے حضورؐ اس کے جرم و خطا ہے بیتابِ عاصی غلام آپؐ کا
آپؐ اللہ کے پیارے محبوب ہیں اس گنہگار پر رحم فرمائیے

مطلعِ نورِ ازل اے زینتِ عرشِ بریں
اے تجلیٔ حرم اے روحِ قرآنِ مبیں

مرحبا صلِ علیٰ اے رحمت اللعٰلمیں
دو جہاں میں آپؐ سے بڑھ کر حسیں کوئی نہیں

اے جمالِ کبریا اے آبروئے مہ و شان
چومتے ہیں پائے اقدس آپؐ کے رُوح الامیںؑ

افتخارِ آرزو اے سرورِ کون و مکاں
آپؐ ہیں نُورِ خدا اے نازشِ دنیا و دیں

ہیں مہ و خورشید و اختر سب منوّر آپؐ سے
ہیں زمین و آسماں سب آپؐ کے زیرِ نگیں

دیکھ کر منظر یہ نہ کیوں سجدہ کریں پھر آپؐ کو
جب کہ تنویرِ خدا ہے آپؐ کا روئے حسیں

آپؐ ہی کی یاد ہے بس عشق کا حاصل حضورؐ
مہرباں ہیں آپؐ تو پھر کوئی غم مجھ کو نہیں

زعمِ باطل سے نہ حق کے سامنے جو جھک سکیں
وہ جبینیں آپؐ کے قدموں پہ خود ہی جھک گئیں

ہو کسی کے آستاں پہ کیوں سرِ تسلیم خم
وقف ہے جب آپؐ کے دَر کے لیے میری جبیں

اے کفیلِ بے کساں اے آبروئے دو جہاں
مجھ پہ بھی نظرِ کرم اے سبز گنبد کے مکیں

روضہ اقدس پہ اِس کو بھی بُلا لیجے حضورؐ
مضطرب ہے آپؐ کی فرقت میں ستارِ حزیں

میں ہوں اسیرِ زلفِ گرہ گیرِ مصطفٰے مجھ کو نہیں ہے ہوش عذاب و ثواب کا
اللہ رے فیضِ عشق کہ میری نظر میں اب جلوہ ہے بس جنابِ رسالت مآب کا

معراجِ بندگی ہے وہی عشق معتبر حضرت بلالؓ کو رہی اپنی نہ کچھ خبر
لب پہ اذاں تھی اور رُخِ پُر نور پر نظر نظارہ کر رہے تھے خدا کی کتاب کا

عزت ملی ہے آپؐ سے ہر جلوہ گاہ کو بخشی ہے آپؐ نے ہی ضیا مہر و ماہ کو
پہنچے گا کوئی آپؐ کی کیا گردِ راہ کو عالم ہے عکس آپؐ کی تنویرِ خواب کا

لاکھوں سلام آپؐ پہ اے شاہِ بحر و بر للہ مجھ غریب پہ رحمت کی اک نظر
وحدت کا نغمہ اُبھرے رگِ جاں کے تار پر ہو جائے یوں مداوا مرے اضطراب کا

عاصی ہوں ناتواں ہوں غریب الدیار ہوں نادار ہوں نحیف ہوں غم کا شکار ہوں
پھر بھی گدائے درگہِ عالی وقار ہوں سایہ ہے مجھ پہ دامنِ رحمت مآب کا

یارانِ فیض عام ہے سرکارؐ آپ کا سارے جہاں پہ آپؐ کی یکساں ہیں رحمتیں
پیری کی لاج رکھئے خطا کار ہوں شہا غفلت میں گزرا میری زمانہ شباب کا

معمور جس کے نور سے ہیں دِل کی خلوتیں جس کے کرم نے بخشی ہیں سب مجھ کو نعمتیں
نسّار جس کی یاد سے حاصل ہیں راحتیں ممنون ہوں میں اس شہِ عالی جناب کا

اُن کے ٹکڑوں پہ شہنشاہوں کو پلتے دیکھا
تاج والوں کو بھی قدموں میں مچلتے دیکھا

وہ سخی ایسے کہ قاسم بھی ہیں مختار بھی ہیں
بھیک سے اُن کی نصیبوں کو بدلتے دیکھا

اللہ اللہ وہ بنتا گیا قرآنِ مبیں
دہنِ پاک سے جو لفظ نکلتے دیکھا

جھولیاں آکے یہاں بھرتے ہیں لاکھوں منگتا
چشمۂ فیض اِسی در سے اُبلتے دیکھا

عبد و معبود کا جب آپؐ نے رشتہ جوڑا
نوعِ انساں کو غلامی سے نکلتے دیکھا

اُنؐ کی زُلفوں کے خم و پیچ میں جو بھی اُلجھا
عمر بھر اُس کو نہ پھر ہم نے نکلتے دیکھا

گلشنِ خلد کی زینت ہے اُسی سے ستارؔ
آتشِ عشقِ نبیؐ میں جسے جلتے دیکھا

اے وفورِ شوق لے چل اب مدینے کی طرف
ہیں جہاں آرام فرما شاہِ عالم ذی شرف

ہے زیارت گاہِ اہلِ شوق یہ کعبے کے بعد
سر جھکاتے ہیں یہاں آکر ملائک صف بہ صف

پھر دکھا دے فقر کی وہ درگہِ عالی مجھے
جس جگہ ہے مسکنِ مولا علیؓ شاہِ نجف

حسرتِ دل ہے کہ پھر دیکھوں زمینِ کربلا
شاہِ تسلیمؓ و رضا پہنچے جہاں پہ سربکف

بعد اس کے حاضرِ دربار ہوں بغداد میں
یوں شہِ غوث الوریٰؒ کا مجھ کو حاصل ہو شرف

پھر پہنچوں میں خواجۂ اجمیرؒ سے وحدت کا جام
میرے حالِ زار پہ مائل ہوا جن کا عطف

ہو مجھے پھر صورتِ وارثؒ میں عرفانِ خدا
بیخودی میں جب میں کو لوٹوں اپنی منزل کی طرف

کچھ نہ نکلے بات مُنہ سے کلمۂ حق کے سوا
ہونٹ مل جائیں مرے آپس میں بس مثلِ صدف

تیرا جلوہ دیکھ کر مِٹ جاؤں بس تجھ پہ خدا
تیری رحمت سے رہے ستارِ عاصی کو شغف

مرحبا صلِّ علیٰ یہ عزّ و شانِ مصطفےٰؐ
سجدہ گاہِ قدسیاں ہے آستانِ مصطفےٰؐ

چاہنے والے ہیں اُنؐ کے عرشِ اعلیٰ کے قریب
اللہ اللہ یہ مقامِ عاشقانِ مصطفےٰؐ

جلوۂ خالق یہاں ہے ذرّے ذرّے میں نہاں
بڑھ کے ہے خلدِ بریں سے یہ جہانِ مصطفےٰؐ

ہے ثنا خواں اِس لیے اُنؐ کا خدا قرآن میں
بالاتر تھی فہمِ انساں سے جو شانِ مصطفےٰؐ

راس آئیں زاہدو، تم کو حرم کی رونقیں
ہے سرِ ستار وقفِ آستانِ مصطفےٰؐ

٨٥

لیے پھرتا ہوں کب سے حسرتِ دیدار سینے میں
مرے آقا بُلا لیجے مجھے اب تو مدینے میں

خدا وہ دن دکھائے میں بھی دیکھوں اپنی آنکھوں سے
سُنا ہے ہر طرف رحمت برستی ہے مدینے میں

چمک اُٹھا مدینے کے بیاباں کا ہر اِک ذرّہ
وہ شمعِ نور روشن ہو گئی جب سے مدینے میں

مدینے میں ہو تم میں دُور پاکستان میں مولا
مزہ کیا خاک آتے زندگی کا ایسے جینے میں

منوّر پھر تو ہو جائے مری ہستی کا ہر ذرّہ
چمک اُٹھے تمہارا نور جو دل کے نگینے میں

عطا ہو اب تو وہ عرفاں مجھے اے حضرتِ وارثؒ
محمّد میری آنکھوں میں خدا ہو میرے سینے میں

مدینے کی زمیں ہی کیا فضائیں تک معطّر ہیں
عجب خوشبو ہے اے نثارؔ آقا کے پسینے میں

۸۶

تِرا اسمِ مبارک وجہِ تسکینِ دل و جاں ہے
ترے رُخ کا تصوّر عاشقوں کا دین و ایماں ہے

دو عالم کی جبینیں تیرے سنگِ در پہ جھکتی ہیں
کہ تیرا آستاں ہی جلوہ گاہِ حُسنِ جاناں ہے

جہانِ رنگ و بُو کی آبرو قائم تجھی سے ہے
کہیں تو ماہِ تاباں ہے کہیں مہرِ درخشاں ہے

زمیں سے آسماں تک آسماں سے عرشِ اعظم تک
جو جلوہ ہے جہاں بھی ہے تیرا ممنونِ احساں ہے

ستاروں میں گلوں میں کہکشاں میں آبشاروں میں
جدھر بھی دیکھتا ہوں میں ترا حُسنِ نمایاں ہے

میری روحِ عبادت ہے تو ہی اے جانِ محبوبی
ترا دردِ محبت ہی متاعِ دین و ایماں ہے

تری چوکھٹ پہ میں آنکھیں ملوں اور دم نکل جائے
ترے ستار کا آقا یہی بس ایک ارماں ہے

عجب ہے یہ وصفِ کمالِ محمدؐ
خدا خود ہے محوِ جمالِ محمدؐ

یہ کہتے ہیں سارے حسینانِ عالم
نہیں دو جہاں میں مثالِ محمدؐ

جو عرشِ بریں مسکنِ کبریا ہے
وہاں بھی ہے نقشِ نعالِ محمدؐ

رُخِ پاک ہے پرتوِ نورِ یزداں
جمالِ خدا ہے جمالِ محمدؐ

گرے منہ کے بل بُت حرم میں زمیں پر
یہ ہے اللہ اللہ جلالِ محمدؐ

کیے نذر اُس نے خوشی سے دل و جاں
ہوا جس کو شوقِ وصالِ محمدؐ

یہ معراج ہے میری ستارؔ ہر دم
میں رہتا ہوں محوِ خیالِ محمدؐ